

# معارف القرآن

قرآن کریم نے خُد تعالیٰ کی ذات و صفات  
پر مفصل بحث کی ہے

صدرالدین

[www.aaiil.org](http://www.aaiil.org)

احمد ریاض بن حنبل اشاعت نسخہ ۱۳۷۸ھ

## دیباچہ

خدا تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات سے  
 انسان کو متعارف کرنے کے لئے اپنی ہیدا  
 کرده کائنات کا مطالعہ کرنے کا حکم دیا  
 ہے اور اسی طرح سے خود انسان کی تخلیق  
 پر غور کرنے کی ہدایت کی ہے جیسا کہ  
 فرمایا مسندر یہم آیا تنسا فی الافق و فی  
 انفسہم یعنی کائنات کبریٰ و کائنات صغیری  
 دونوں اسکی ہستی پر یعنی دلائیل ہیش  
 کرتے ہیں ان صفحات میں انہی دلائل کو  
 تفصیل کے ساتھ قلمبند کیا گیا ہے -

مصنف

## فہرست مضمون

زمین و آسمان کا باہمی ارتباط اور خالق  
کائنات کے علم و حکمت کے شاندار مناظر

از صفحہ ۱ تا صفحہ ۱۳

زمین و آسمان کے اتحاد و ارتباط میں زندگی کا قیام  
صفحہ ۳ -

ضروریات زندگی کا سامان خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں  
صفحہ ۴ -

انسانی محیشت کے سامانوں کا اس کی تخلیق سے  
بہلے مہیا کرنا خالق کائنات کے ساتھ لگاؤ اور  
اس کی معرفت کا موجب ہے صفحہ ۷ -

معبووبیت کا استحقاق صرف خالق اور رب ہی کو  
حاصل ہے صفحہ ۹

انسان کے جسمانی و روحانی قوی کی تربیت اور  
کائنات میں ذات الہی کی نشاندہی صفحہ ۱۳

ب

اجرام فلکی میں اللہ تعالیٰ کے کمال علم  
و حکمت اور کمال قدرت کا نقشہ

از صفحہ ۱۳ تا ۱۶

اجرام فلکی بغیر مرئی ستونوں کے بغیر معلق ہیں  
صفحہ ۱۲

اجرام فلکی کی گردش اور باہمی توازن صفحہ ۱۵

تخلیق عالم میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و  
کبڑیائی کے نظارے

کمالات و عجائب اپنے بنانے والوں کی عظمت کے  
اعتراف کا موجب ہوتے ہیں صفحہ ۷

تخلیق عالم ہیں معیشت کا سامان صفحہ ۲

تخلیق عالم کے متعلق قرآن کریم کا علمی اور  
مائنسی انکشاف صفحہ ۱

یہ انکشاف قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے  
پر دال ہے صفحہ ۲

زندگی کی اہندا پانی سے صفحہ ۲۳

زمین و آسمان کی تخلیق کس طرح ہوئی صفحہ ۲۴

ج

پیدائش زمین کا سائنسی نظریہ قران کریم کا  
موید ہے صفحہ ۲۰

زمین کا تعلق اجرام فلکی سے صفحہ ۲۸

کائنات کی حکومت خدائے واحد کے ہاتھ میں  
از صفحہ ۳۰ تا ۱

زمین و آسمان کے قوانین میں یکسانیت حکومت  
خدا وندی کی شاہد ہے صفحہ ۳۰

ارضی و سماوی موجودات قوانین قدرت کی پابند ہیں  
صفحہ ۳۱

زمین و آسمان کے علاوہ فضا ہر بھی خدا ہی  
کی حکومت ہے صفحہ ۳۳

ہر چیز تناسب اوزان میں پیدا کی گئی اور سب  
جانداروں کے لئے سامان بھیشت پیدا کیا گیا جو  
الہی تدبیر سلطنت کا نتیجہ ہیں صفحہ ۳۵

تخالیق انسانی میں قدرت خدا وندی کا جلوہ

تخالیق انسانی کے سات مراتب صفحہ ۳۸  
مئی سے انسان کی پیدائش اور اختلاف لسان و الوان  
قدرت خدا وندی کے نشانات ہیں صفحہ ۳۹

زندگی کے قیام میں ہوا کا عمل و خل  
معیشت کے مامان کا ہوا اور بارش پر انحصار ہے  
صفحہ ۲۱

سورج کا عمل اور زمین کی خاصیت صفحہ ۲۲  
سورج ہوا اور سمندر کا باہمی رابطہ اور اس کے  
خوشگوار نتائج صفحہ ۲۳  
یہ خداہی ہے جس نے ساری کائنات کو انسان کی  
خدمت میں لگا رکھا ہے صفحہ ۲۴  
ان انعامات کے ہوتے ہوئے خدا کا انکار کس طرح  
ہو سکتا ہے صفحہ ۲۵

ہوائیں پہلوں - ہبھولوں کے نر و مادہ کے اجزا ایک  
دوسرے کو پہنچاتی ہیں صفحہ ۲۶  
قرآن کی رو سے تمام میخلوق میں نرو مادہ  
موجود ہیں صفحہ ۲۷  
شمہد کی مکھی کے ذریعہ تلقیح کا کام صفحہ ۲۸  
خدمت انسانی کے لئے تمام چیزوں میں رابطہ  
صفحہ ۲۹  
نباتات انسان کے لئے ہوا دو صاف کرتے اور اسکی  
زہریلی ہوا کو کھاتے ہیں صفحہ ۳۰

ر

کروہ ہوائی حکمت خدا وندی سے متعفن نہیں ہوتا

صفحہ ۵۲

## پانی اور اس کے فوائد و برکات کا ذکر قرآن کریم میں

زندگی کا انحصار پانی پر صفحہ ۳

باوش کا پانی مردہ بستی کو زندہ کرتا ہے صفحہ ۵۰  
شہروں اور بستیوں کی صفائی کا انتظام بارش کے  
پانی سے صفحہ ۵۵

پانی کے دیگر فوائد اور قیام زندگی کے لئے خدا تعالیٰ  
کے وسیع انتظامات صفحہ ۵۶

## مطالعہ کائنات سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان

مطالعہ کائنات سے ذات الہی پر بصیرت و ایمان  
پیدا ہوتا ہے صفحہ ۴۸

خدا تعالیٰ کی طرف سے بنده کی رہنمائی صفحہ ۸۰  
ربوبیت رحمانیت اور رحیمیت کا نظارہ کائنات  
میں صفحہ ۶۰

صفات الہی کو مامنے رکھنے سے دلوں پر اللہ تعالیٰ  
کی محبت و رحمت کا نقش صفحہ ۹۱

نیک و بد اعمال کا پہل اور توبہ کا اثر صفحہ ۶۲  
قرآن میں نعمائیں الہی کا ذکر اور اس کا مقصد

صفحة ٦٣

انسان کی تخلیق اور زندگی و موت اور سامانِ معیشت

پر چنہ دکھنے کی تجویز

## ہانی پر خدا کی حکومت صفحہ ۶۷

آگ کی اہمیت انسانی زندگی میں اور اس پر خدا کی حکومت صفحہ ۶۸

زندگی اور امن کے قیام کی چیزوں میں خدا کی ہستی  
۶۹ صفحہ نشان کا

زمین و آسمان کا قیام خدا کے ہاتھ میں صفحہ ۰۷

## عالیگیر مذہب اور اسکی تعلیمات

قیام اقوام خدا کا کتبہ ہیں اور سب کے ساتھ

۶۲ صفحہ ۴۷۰ ص ۱۵۹

سے قوموں کے لئے حسماںی و روحانی نعماء صفحہ ۳۷

س قوبون کو اپک ہی تعلیم دی گئی اسلئے ایک

۷۳ صفحہ ۴ میجھے نہ ممکن ہے حقیر کو دوسرا قوم کو

الإسلام بين الأقوام تعليم صفحه ٦

اسلام میں نام انسانوں کے حقوق برابر ہیں صفحہ ۷۷

## فلاح و سعادت کا انحصار اعمال صالح پر

نبی کی رشتہ داری بد اعمالی کی مزا سے نہیں  
بچا سکتی صفحہ ۸

نیک عمل اور خدا خوفی سے حیات طیبہ اور جنت  
کا حصول صفحہ ۹

اسلام کی عالمگیر تعلیمات رب العالمین کی طرف سے  
نازل شدہ ہیں صفحہ ۱۰

## خدا تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز اندازے سے پیدا کی

ہر چیز کا اندازہ اور ستاروں اور سیاروں میں توازن  
صفحہ ۸۲

سیاروں کا فضا میں متعلق ہونا اور انکی تیز رفتاری  
صفحہ ۸۳

سورج کا چکر اور قمر کی منازل اور انکی رفتاروں  
کی تاثیر میں صفحہ ۸۴

سورج اور زمین کے فاصلہ میں برکات صفحہ ۸۵  
سمندر اور زمین کے رقبہ کے موجودہ تناسب کے  
فوائد و برکات صفحہ ۸۶

ص

ہوا کے موجودہ اندازہ میں برکات صفحہ ۸۶  
 خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اندازہ میں بسری اور حکمت  
 صفحہ ۸۶

ہوا کے ذریعہ نباتات و حیوانات میں ارتباٹ صفحہ ۸۷  
 پانی کی اہم خاصیت صفحہ ۸۷  
 سورج پانی اور ہوا مل کر دنیا کی صحت قائم  
 رکھتے ہیں صفحہ ۸۸

کلام الہی میں ہستی باری تعالیٰ کی  
 ایک اور دلیل

ہر چیز کی تخلیق کا مقصد اس کی فطرت میں  
 رکھا گیا ہے صفحہ ۹۰  
 خدا تعالیٰ کی تلاش و جستجو فطرت انسانی میں  
 صفحہ ۹۳

مصبیت زدہ کی دعاؤں کی قبولیت جناب الہی میں  
 صفحہ ۹۰

کائنات کی ہر چیز اور انسانی فطرت ہستی باری تعالیٰ  
 کی شاهد ہے صفحہ ۹۵

زمین و آسمان کا باہمی ارتباط  
اور خالق کائنات کے علم و  
حکمت کے شاندار مناظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
اللہ خالق السموات والارض

خدا تعالیٰ نے اپنا تعارف اس طرح کرایا ہے ۔ کہ  
ہمیں اس کائنات کا خالق و موجد ہوں ۔ جو تمہارے  
سامنے ہے ۔ اور جس کے عجائب کا تم مشاہدہ کرتے  
ہو اور جس کے فیوض کی وجہ سے تمہاری زندگی کا  
قیام ہے زمین اور زمین کے مختلف مناظر جس طرح انسان  
کو متاثر کرتے ہیں اسی طرح آسمان اور اسکے سیارے  
اور ستارے انسان کے قلمب پر اثر انداز ہوتے ہیں ۔  
آسمان کی وسعت اور آسمان کی بلندیوں کا اندازہ لگانا  
انسان کی طاقت سے باہر ہے ۔ یہ نظام شمسی جو زمین  
کے قریب ترین ہے سیارروں کا ایک مجموعہ ہے ۔  
یہی حیرت پیدا کرنے کے لئے کافی ہے ۔ اس مجموعہ

کی تاثیرات سے زمین عجائبات اور خزانے پیدا کرتی ہے  
 جس کا ذکر قرآن کویم نے اس طرح کیا ہے  
 والشمس والقمر بـ جـ سـبـانـ وـ الـنـيـجـمـ وـ الـشـجـرـ  
 یـسـهـ جـدانـ

یعنی سورج و قمر جو زیر فرمان الہی حساب سے چلتے  
 ہیں - ان کا تعلق زمین کی نباتات سے ہے چھوٹی سے  
 چھوٹی بوٹیوں سے لے کر بڑے بڑے درختوں تک  
 سب کے سب اپنی زندگی اور نمو اور رونق کے لئے  
 سورج اور قمر کے مرهون منت ہیں - لیکن نہ تو  
 سورج و قمر کسی ارادے کے مالک ہیں اور نہ ہی  
 نباتات کو قوت ارادی حاصل ہے - تاہم دونوں کے  
 درمیان ارتباط ہے - اور اس ارتباط کی برکت سے زمین  
 کو تمام قسم کی رونق میسر آتی ہے - سورج اس  
 ارادت سے نہیں چمکتا کہ اسکی روشنی اور تمازت سے  
 نباتات پیدا ہو اور نہ ہی نباتات کو یہ علم ہے کہ  
 آسمان کے سیاروں اور ستاروں پر ہماری زندگی اور  
 نشوونما کا انحصار ہے اور نہ ہی نباتات کو یہ شعور  
 حاصل ہے کہ کیڑوں مکوڑوں اور پرند اور چرند

اور انسان کا وجود ہماری وجہ سے قائم ہے ۔ آسمان اور زمین کے درمیان یہ ارتباط قائم کرنے والا وہی ہے جو آسمان و زمین کا خالق و موجد ہے اسی کے علم اور حکمت سے اور اسی کی تدبیر سے یہ میحکم و مفید رشتہ قائم ہوا ہے

زمین و آسمان کے اس مضمون کو اللہ تعالیٰ اتحاد و ارتباط میں نے ایک اور طرح بھی بیان زندگی کا قیام کیا ہے ۔

فرمایا ۔ والسماء ذات السرجیع والارض ذات الصدوع

فضاء آسمانی کا مطالعہ کرو ۔ جس کو بارشن سہیا کرنے کی صلاحیت بخشی گئی ہے ۔ اور زمین کو بغور دیکھو جسے اس بارشن کے قبول کرنے اور نباتات آگائے کی صلاحیت عطا کی گئی ہے ۔ ان دونوں کے ارتباط اور تعاون سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے اور زیب و زینت سے آراستہ پیراستہ ہو کر جھومنے لگتی ہے چنانچہ فرمایا ۔

وتری الارض هامدة فإذا انزلنا علیہما السماء اهتزت و رببت و انبثت من كل زوج بهج

یعنی زمین کو تم بے جان دیکھتے ہو لیکن جب ہم اس پر بارش نازل کرتے ہیں تو اہر انے لگتی ہے اور ہر قسم کا خوشنما اور بارونق عالم نباتات پیدا کرتی ہے زمین قسم قسم کے غلہ جات اور پہل پہول کے خزانے اگلتی ہے اور اس اتحاد مابین الارض والسموات کی برکت سے کیڑے مکوڑے اور چرند اور پرند اور انسان کی ضروریات پوری ہوتی ہیں - اجرام فلکی اور جرم ارضی کے اتحاد اور ارتباط کے بغیر زمین پر کسی قسم کی زندگی نمودار نہیں ہو سکتی اور نہ ہی زندگی قائم رہ سکتی ہے -

ضروریات زندگی کا زمین والوں کو اس کا علم سامان خدا کے ہاتھ بخشنے کے لئے فرمایا -  
و فی الساء رز قلم میں

تمہاری ضروریات زندگی کا سامان آسمان والے کے ہاتھ میں ہے - رزق کے معنے امام راغب نے یوں بیان فرمائے ہیں -

المرزق الساعطاء السجاواری ویمکین ان یحییی علیی الشعوم فیما یسوک ولبس و یستعمل و کن ذالسک یخرج من الارض

یعنی رزق عطاء جاری کو کہتے ہیں اور طعام لباس اور ان تمام ارضی ضروریات زندگی پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں ۔ اس کی تشریح دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی ۔

وَجَعْلَنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشٌ وَمِنْ لِسْتِمْ لَهُ  
بِرَازْقِنِ

یعنی زمین میں تمہارے لئے زندگی کے تمام سامان ہم نے پیدا کر دئے ہیں اور ان مخلوق کے لئے بھی تمام سامان معیشت پیدا کر دئے ہیں جنکے لئے سامان پیدا کرنے کے معاملہ میں (من لِسْتِمْ لَهُ بِرَازْقِنِ) تمہارا قطعاً کوئی دخل نہیں ۔ جنگل کے شیروں چیتوں وغیرہ وغیرہ کے لئے گوشت کون مہیا کر سکتا ہے سوائے خدا کے اور جنگل کے ہاتھیوں کے لئے زبروں کے لئے بارہ سنگوں وغیرہ وغیرہ کے لئے کون مناسب سامان زندگی پیدا کر سکتا ہے ۔ اور جنگل کے لاتعداد ہرندوں کے لئے کون خوراک مہیا کر سکتا ہے سوائے خدائی علیم و حکیم کے وہ فرمانا ہے ۔

خالق کل شئی وہ۔۔۔و بکل شئی عالم

اس خدا نے ہر ایک چیز کی تخلیق کی ہے امن لئے  
اس کو ہر شئی کی ضروریات کا علم حاصل ہے - اور  
مخلوقات کی حاجات اور نشوونما کے متعلق ضروریات  
کا علم صرف خالق و موجود ہی کو ہو سکتا ہے  
اور وہی ان ضروریات کے پیدا کرنے پر قادر ہو  
سکتا ہے چنانچہ فرمایا -

خالق کل شئی وہ۔۔۔و عالم کل شئی و کیمی  
ہر چیز جو معرض وجود میں آئی اسکو خدا ہی نے  
پیدا کیا ہے اور اسکے لئے سامان زندگی کا پیدا کرنا  
بھی اس نے اپنے ہی ذمہ لے رکھا ہے - اور فرمایا

وَمَا مِنْ دَابَةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عِلْمٌ  
كُوئی جاندار ایسا نہیں جس کی مایحتاج فراہم کرنے  
کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ نہ رکھی ہو -  
ہر جاندار کو اس نے پیدا کیا اور ہر جاندار کی  
ربوبیت کے سامان بھی پیدا کئے - غرض اللہ تعالیٰ  
نے نہ صرف آسمان اور زمین کو پیدا ہی کیا ہے  
بلکہ ان دونوں کے درمیان ایک ارتباط و اتحاد مکا

رشته قائم کر رکھا ہے اور اسی رشته اور تعاون کی برکت سے زمین پر زندگی اور زندگی کے متنوع عجائب اور زندگی کی خوشگوار رونق ہے ۔

انسانی معیشت کے کائنات کا مطالعہ انسان کے سامانوں کا پہلے لیئے عرفان و ایقان پیدا کرنے سے مہیا ہونا خالق کا بھی موجب ہے اور اس کائنات کی ساتھ لگاؤ معرفت کے حاصل ہو جاتا ہے اور اسکی معرفت کا سے انسان خدا سے لو لگاتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے

جب اسکا قلب اس معرفت سے معمور ہو جاتا ہے تو اس کی زبان پر حمد و ثناء کے ترانے جاری ہو جاتے ہیں ۔ اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کی تخلیق سے پیشتر اسکی معیشت کے سامان پیدا کئے ۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر علوم حاصل کرنے کی استعدادیں و دیعت فرمائیں ۔ اور اس نے انسان کی طبیعت میں کمالات کی تعریف کر کر اور احسانات کا شکریہ ادا کرنے کی صفات بھی رکھی ہیں جیسا کہ حضور نبی کریم صلیعہ نے فرمایا ۔

جبلت السقوب على حسب من احسن اليها  
 جب انسان اس دنيا میں آیا تو اس نے اپنی معيشت  
 کے ساز و سامان مہیا پائے - زندگی کے اسباب سے بھرہ  
 اندوز ہونے کے ساتھ ان سامانوں کے مطالعہ سے  
 اُسکو اپنے خالق کی معرفت حاصل کر لینا بھی میسر  
 آیا یعنی جسم کی غذا کے ساتھ روح کی غذا بھی  
 مہیا پائی یہ مضمون قرآن کریم نے نہایت مختصر  
 لیکن نہایت مؤثر الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذْ أَعْبَدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي  
 خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعْنَكُمْ تَتَقَوَّنُ  
 الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَرَاشًا وَ السَّمَاءَ بَنَاءً  
 وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاخْرَجَ بِهِ مِنْ  
 الشَّمْرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا  
 وَإِنْتُمْ تَعْلَمُونَ (البقرة آیۃ ۲۳۶۔)  
 اے لوگو اس خدا کی عبادت اور فرمانبرداری کرو  
 جس نے تم کو زندگی کی نعمت عطا کی اور جس نے  
 تمہاری زندگی کے قیام کے لئے ضروری سامان بھی  
 پیدا کشی جس طرح اس نے تمہارے آباء و اجداد کو

زندگی عطا کی یعنی ساری نسل انسانی اسکی مخلوق اور اسکی مریوب ہے اسکی عبادت اور فرمانبرداری کی غرض یہ ہے کہ تم خدا خوف اور خدا ترس بن جاؤ اور نیز تمہارا خالق اور تمہارا رب وہ ہے جس نے تمہاری خاطر زمین کو بمنزلہ فرش بنا رکھا ہے اور آسمان کو بمنزلہ خیمه اور اس گھر کا سازو سامان فراہم کرنے کے لئے اور اس کے ذریعہ تمہارے لئے تمام قسم کے ثمرات پیدا کرنے کے لئے آسمان سے بارش نازل کرتا ہے ۔

معبدیت کا استحقاق اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ معبد ہونے کا استحقاق صرف اس ہستی کو حاصل ہے کو ہو سکتا ہے جو خالقیت کی صفت سے موصوف ہونے کے بعد ربویت کی صفت سے بھی متصرف ہو اس زمین و آسمان کے درمیان خدا کے سوا کوئی دوسری مخلوق ایسی نہیں ہے جس کے اندر خالقیت اور ربویت کی صفات پائی جاتی ہوں نہ ہی کوئی انسان اور نہ کوئی حیوان اور نہ ہی کوئی شجر

اور نہ کوئی حیر ان صفات سے متصف ہے بلکہ موجودات کی ہر چیز مخلوق ہے اور ہر چیز مربوب ہے اسلئے کسی مخلوق کو خالق کا مقام دیدینا دانشمندی کے خلاف ہے

انسان کی ظاہری و اس مضمون کو ایک اور معنوی صورت اور آیہ کریمہ یوں بیان کرتی ہے۔ اللہ الذی جعل لکم کائنات کے ساتھ اسکا تعلق الارض قراراً و السمااء

بسماء و صورکم فاحسن صورکم و رزقکم من الطیبات ذالکم اللہ ربکم فتبارک اللہ رب العالمین - (المؤمن ۳۰ آیة ۶۶)

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے دنیا میں انسان کی آمد سے پیشتر ایک گھر تعمیر کیا جس کا فرش اور قرار گاہ زمین ہے اور جس کی چھت آسمان کا گنبد ہے۔ اس مکان میں رہائش پذیر ہونے لئے انسان کو پیدا کیا اور اسکو نہایت عمدہ شکل عطا کی پھر اسکی زندگی کے قیام کے لئے خدا تعالیٰ نے تمام قسم کی طیبات

غراہم فرمائیں۔ طبیبات عمدہ اور خوشکن ضروریات زندگی کو کہتے ہیں اور خود انسان کی تخلیق کی بابت فرمایا

### صور کم فاحسن صور کم

انسان کی صورت بلحاظ قد و قامت اور نطق و گویائی کے اور بلحاظ اسکی قوت تفکر اور فہم و دانش کے اور بلحاظ اسکی قوہ متصورہ اور قوت ارادی کے دوسرے جانوروں سے متਮیز ہے امام راغب کے نزدیک صورت کا لفظ ظاہری و باطنی دونوں قسم کے قوی ہر مشتمل ہے

### فاحسن صور کم

کے یہی معنی ہیں اور آیہ  
انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم  
اُس معنی کی تائید کرتی ہے اور حضور نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان  
ان الله خلق آدم علی صورتہ  
میں صورت معنوی کی طرف اشارہ ہے ورنہ خدا تو

جسم نہیں ہے - خود اللہ تعالیٰ نے انسان کی معنوی  
صورت یوں بیان فرمائی ہے

ونفخـت فـيـه من روـحـي

اور اس ضمن میں فرمایا

جـعـل لـكـم السـمـع و الـبـصـار و الـافـئـدة

ہم نے یہ کائنات میں لئے پیدا کی کہ تمہارے جسم  
کی ربویت کا انتظام ہو اور اس کا مطالعہ کرنے سے  
تمہارے ذہنی قوی کی تربیت ہو اس تربیت کے لئے  
کان اور آنکھ اور قلب عطا کشے ہیں کان کے لئے  
ہوا پیدا کی اور آنکھ کے لئے روشنی - کان اور آنکھ  
پر جو اثرات ہوتے ہیں انکے معنے سمجھنے کی  
قوت قلب میں رکھی گئی ہے ان ذرا یعنی سے انسان کا  
تعلق کائنات کے ساتھ قائم کر دیا گیا ہے اور اس  
طرح سے وہی کائنات جو اسکے جسم کی نشوونما کرتی ہے  
اسکے باطنی قوی کی نشو و نما کا بھی موجب ہے - یہ  
کائنات اسباب معیشت بھی رکھتی ہے اور ذخیرہ علوم  
بھی خدا تعالیٰ کی کائنات میں ایک ہی وقت میں جہاں  
علوم کے چشمے بہتے ہوئے نظر آتے ہیں وہاں ماتھ

ہی ساتھ فیوض کے چشمے بھی جاری و ماری  
دکھائی دیتے ہیں ۔

انسان کے جسمانی و روحانی قوت کی تربیت اور کائنات میں ذات الہی کی نشاندہی	غرض اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسمانی اور روحانی قوی عطا فرمائے اور دونوں کی تربیت اور ربویت کے سامان بھی مہیا فرمائے ۔
--	--

ادھر خدا نے انسان کی فطرت میں اپنی تلاش کا جذبہ رکھ دیا ہے ادھر کائنات کی لاجواب صنعت کاری میں اپنے کمالات اور احسانات کا نقشہ کھینچ دیا اور اس طرح سے اپنی ذات و صفات کی نشاندہی کر کے انسان کے قلب کو اپنی معرفت کے نور سے منور کر دیا ہے ۔ قلب کے منور ہو جانے سے اعضا کے وظائف میں اور افعال میں روشنی کام کرنے لگتی

# اجرام فلکی میں اللہ تعالیٰ کے کمال علم و حکمت اور کمال قدرت کا نقشہ

افلاک کا مزید ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے :-

الله الذي رفع السموات بغير عمد ترونها -  
ثم استوى على العرش وسيخر الشعس والسماء كل  
يجري الى اجل مسمى يمدبر الامر يفصل  
الآيات لعلكم بذلك توقنون

اجرام فلکی مرتئی | یعنی خدا وہے جس نے اجرام  
ستونوں کے بغیر متعلق | فلکی کو بغیر ایسے ستونوں  
کے جو تمہیں نظر آئیں

بلند مقام پر قائم کر رکھا ہے اور  
وہی عرش حکومت پر متمكن ہے چنانچہ سورج  
و قمر اسی کے حکم سے چلتے ہیں اور اسیکے ہاتھ  
میں تدبیر ملطنت ہے اور وہی صحیح احکامات و

قوانين بیان فرماتا ہے ان احکام کا اجرا اس غرض کو  
لئے ہوئے ہے کہ انسان کو لقاء الہی کا پورا ہورا  
یقین ہو جائے ۔

اس آیت میں اجرام فلکی کو فضا میں متعلق  
رکھنے کا ذکر کیا گیا ہے یہ امر خدا تعالیٰ کی  
قدرت و عظمت پر دلالت کرتا ہے خداوند تعالیٰ نے  
بیشمار اجرام کو جو بھاری بھر کم ہیں ۔

اجرام فلکی کی فضاء میں متعلق کر رکھا  
گردش اور باہمی ہے اور صرف متعلق ہی  
نہیں کر رکھا بلکہ فرمایا  
توازن

کل یہ جری یہ سیارے متعلق بھی ہیں اور چلتے بھی ہیں  
اور چلتے اس تیزی سے ہیں گویا تیرتے ہوئے جا رہے  
ہیں جیسا کہ فرمایا ۔

### و کل فی فلک یسمیحون

ہر سیارہ اپنے مدار پر تیزی سے تیرتا ہوا چلا جا  
رہا ہے ۔ وہ نہ تو اپنے مدار سے ادھر ادھر ہوتا  
ہے اور نہ اسکی رفتار میں کمی بیشی واقع ہوتی  
ہے ۔ وہ سب کے سب پابندی وقت سے اہنا اہنا کام

مر انعام دیتے ہیں خود سورج بھی نظام شمسی کے کواکب کو اپنے ساتھ لئے ہوئے کسی دوسرے بڑے سورج کے گرد طوف کر رہا ہے ۔ ان اجرام کے درمیان خدا تعالیٰ نے ایک توازن قائم کر رکھا ہے ۔ تا کہ وہ گرفتے نہ پائیں چنانچہ فرمایا ۔

وَالسَّمَاءُ رَفِيعٌ هَا وَوَضْعُ السَّمَاءِ زَانٌ

سیاروں کے بلند یعنی ہم نے سیاروں کو مقامات میں حیرت نہایت بلند مقامات پر کھڑا کیا اور ان میں توازن بھی قائم کیا ۔ اللہ تعالیٰ نے اجرام فلکی کو مختلف حجم عطا کئے ان کو مختلف وزن عطا کئے ۔ ان کے درمیان مختلف فاصلے تجویز کئے اور امن طرح سے ان میں ایسا توازن قائم کیا کہ وہ فضاء میں معلق ہو گئے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس ترکیب میں علم ریاضی اور علم فزکس اور علم کیمیسٹری سے متعلق وہ دریا بھا دئے ہیں جو مائننس دانوں کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کے کمال قدرت کمال علم اور کمال حکمت کا پتہ لگتا ہے ۔

## تخلیق عالم میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و کریمیٰ کے نظارے

کمالات و عجائب مسلمان بادشاہوں نے آگرہ اپنے بنائے والوں کی اور دہلی میں امن قسم کی عظمت کے اعتراف عمارتیں تعمیر کر رکھی کا موجب ہوتے ہیں جنکے مشاهدے سے انسان حیران رہ جاتا اور ان بادشاہوں کی ذہانت اور عقل و فہم کی داد دیتا ہے ۔ جنہوں نے ان کو تعمیر کیا اور انکے دلوں کی فیاضی کی تعریف کئی بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے ان عمارتوں پر یانی کی طرح دولت بہادی ۔ ان عمارتوں کی شہرت دنیا بھر میں ہے ۔ شرق و غرب کے لوگ انکو دیکھنے کے لئے چلے آتے ہیں ۔ اور ان بادشاہوں کی تعریف کئی بغیر نہیں رہ سکتے ۔ جنکے علم و فیاضی کے یہ لا جواب اعجمیں ہیں ۔

ان بادشاہوں کی ایسی یادگاریں لاہور اور کشمیر میں بھی ہیں اور وہ لوگوں سے خراج تیحسین حاصل کرتی رہتی ہیں ۔ سپین کے مسلمانوں کی عمارتیں بھی دنیا بھر کے عجائب گھر میں شمار ہوتی ہیں ۔ اہل مغرب اپنے اپنے ملکوں میں سپین کے محلات کی نقلیں تعمیر کراتے ہیں ۔ یہ عجائب گھر جو انسان کے دماغ کی اختراق ہیں ۔ ان بادشاہوں کی عظمت کا اعتراف کراتے رہتے ہیں ۔

<p>بھر بھلا وہ خدا جسکی صنعت کاریوں کے مشاہدہ سے اسکی عظمت و واسیع فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اسکی عظمت و کبریائی کرذا پڑتا ہے</p>	<p>الله تعالیٰ کی صنعت کاریوں کے مشاہدہ سے اسکی عظمت و کبریائی کا اعتراف کرذا پڑتا ہے</p>
--	---

اور اسکی حکمت و دانائی اور اس کے انعامات و اکرامات و فیوض کی ومعت کا مشاہدہ کر کے اس کی یہ مثل ذات اور اس کی لاجواب صفات کا اعتراف کیوں نہ کیا جائے اور کیوں انسانوں کے دل اسکی تعریف میں نغمہ منج نہ ہوں اور کیوں ان کے سر اس

کے سامنے سجدہ ریز نہ ہوں وہ خدا جو خالق  
السموں والارض ہے اور وہ تمام کے تمام عالموں  
کی ربوبیت کرنے والا رب العالمین ہے - وہ حیی  
یعنی زندگی کا سر چشمہ ہے وہ قیوم یعنی زندگی  
کے قیام کا باعث ہے - وہ ذات بیہمیتا واحد و یگانہ  
ہے اور تمام کی تمام موجودات اسکی محتاج ہیں وہ  
الصمد ہے الصمد وہ ہے جو یاصل اللہ الیہ  
الوجود دات لیحا جمادات یعنی تمام کائنات  
اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے اسکی طرف رجوع  
کرتی ہے اور وہ ایسا داتا ہے جو

اتکیم من کل مسامیں آتی میں وہ

اس نے ہر ایک چیز جس کی تم کو طلب تھی ہیدا  
کر رکھی ہے - انسان کو اپنی تمام حاجات کا علم  
کبھی بھی نہیں ہوا ہے اور نہ کبھی ہو گا - انسان  
کو کیا علم ہے کہ اس کے بدن کو کیلسیم اور  
ہوٹاسیم اور لوہا اور گندھک اور فاسفورس اور پانی  
وغیرہ کی ضرورت ہے اور کتنی مقدار میں ضرورت  
ہے - اور اس کو کیا علم ہے کہ فضاء کی تاثیریں

کیا ہیں جنکی مجھے ضرورت ہے وغیرہ وغیرہ  
لیکن باوجود اس کے فرمایا

و اسکم من کل ما سائل تھا وہ ہر ایک چیز جسکی  
تمہیں طلب تھی، تمہیں دی گئی انسان کا یہ مطالبہ  
حال سے تھا نہ کہ قال سے اسکی فطرت نے جس طرح  
کا تقاضا کیا خدا تعالیٰ نے اس تقاضے کو پورا کیا۔  
خدا تعالیٰ خود ہی ہر چیز کی تخلیق کرتا ہے اور  
خود ہی اسکے لئے مقادیر ضرور یہ سہیا فرماتا ہے۔  
اسی لئے فرمایا

کل شیء خلق نہ بقدر

ہر چیز جو ہم نے پیدا کی اس میں اندازہ و تناسب  
ملحوظ رکھا گیا فتنعِم اللہ ادرون اور اندازہ سے چیزوں  
پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ یکتنا ہے۔

تخلیق عالم میں خدا تعالیٰ نے اپنی ذات  
معیشت کا سامان

کا ذکر ایک اور آیہ میں یوں بیان فرمایا ہے  
عَانَتْمَ أَشَدَّ خَلْقًا أَمَ الْمُسْمَاءَ بِنَهَا رَفِعٌ  
سَمَّكَهَا فَسَوَاهَا وَاغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ

ضھرها - والارض بعید ذالک دھمها - اخراج منھما  
ماءھما و سر عھما - والجبال ار سھما متعاماً لکم  
ولانعماً لکم - (النازعات ۹ ۷ آیت ۲)

لوگو بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان  
کے اجرام کا پیدا کرنا - خدا نے اس کی بلندی کو  
خوب اونچا کیا اور اسکے نظام فلکی کی تخلیق کو کمال  
تک پہنچایا اہل زمین کے آرام کے لئے رات کو تاریک  
بنایا اور اسکی معاشیں کے لئے روشنی پیدا کی اور علاوہ  
ازین زمین کو سورج میں سے نکال پھینکا اور زمین ہی سے  
اسکا پانی نکالا اور پھر چارہ نکالا اور پھاڑوں کو بطور  
لنگر کے گاڑ دیا - یہ سب کچھ تمہارے لئے اور  
تمہارے مریشیوں کی خاطر مامان معیشت پیدا کرنے  
کی غرض سے کیا -

تخلیق عالم کے اس آیۃ کریمہ کے چند الفاظ  
متعلق قرآن کریم کا بہت بڑی اہمیت کے حامل  
علمی اور سائنسی ہیں - مثلاً دھمها - دھی  
انکشاف

ازا لھا عن مقرھا

اسکی جائیے قرار سے اسکو ہٹایا اور دھو کے معنے

ہیں کسی چیز کو پتھر کی طرح پھینکنا کہتے  
ہیں :-

یہ حدو المطر الیحصی عن وجہ الارض  
یعنی بارش زمین پر سے کنکر وغیرہ دور کر دیتی  
ہے - اس سے معلوم ہوا زمین جو کسی بڑے  
جرم سماوی کا حصہ تھی اس سے اسکو علیحدہ کیا  
گیا اور بعد ازاں اسکو فضاء میں پھینک دیا گیا  
تھا - پھر آہستہ آہستہ یہ ٹکڑا ٹھنڈا ہوتا گیا  
اور ٹھنڈا ہونے کے باعث زمین کا وہ حصہ جو بشکل  
ہائیروجن اور آکسیجن گیس تھا پانی بن گیا -  
اور پانی کی برکت سے سبزیاں پیدا ہوئیں اور  
سبزیاں کیڑے مکوڑے اور پرندے چرند اور انسان کی  
زندگی کا اور اس کے مویشیونکی زندگی کا سماہارا بنیں -  
یہ ادکشاف قرآن تخلیق کا یہ بیان جو  
کریم کے منجانب خدا تعالیٰ نے نبی کریم  
الله ہونے پر دال ہے صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی  
کیا سائنس دانوں کی موجودہ تحقیقات سے  
چودہ سو سال پہلے نازل ہوا اس سے یقینی طور پر  
یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم نے تخلیق کے بارے

میں جو انکشاف کیا ہے ۔ وہ من جانب اللہ ہے ۔  
ورنہ ایک صحراء نشین بشر کا دماغ اس قسم کا علمی  
انکشاف از خود نہیں کر سکتا ۔

زندگی کی ابتداء پانی | اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے  
کہ زندگی کی ابتداء پانی سے

ہوئی تھی ۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا  
و جعلنا من الماء کل شیء حیی  
پانی سے پہلے سبزیاں پیدا ہوئیں پھر کیڑے مکوڑے  
پھر حیوانات اور پھر انسان معرض وجود  
میں آئے اور یہی معنے اس آیت کے ہیں  
کان عرشہ على الماء

اسکی حکومت پانی پر ہے ۔ پانی کی اس خاصیت کا  
ذکر ابک دوسری جگہ یوں بیان کیا گیا ہے ۔

فَلَيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ إِنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ  
صَبَبْنَا وَ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقَقاً فَانْبَثَتْنَا مِنْهَا حَبَا وَ  
عَنْبَأً وَ زَيْتُونَا وَ زَيْخَلَا وَ حَدَائِقَ خَلَبَا  
وَ فَاكِهَةَ وَ أَبَا مَتَاعَا لَكُمْ وَ لَانِعَامَكُمْ  
یعنی انسان پر واجب ہے کہ وہ اپنی خوراک پر

نظر ڈالے کہ وہ کیسے پیدا ہوئی - ہم نے زمین ہر کثرت سے پانی اتارا اور زمین نے روئیدگی نکالی اس طرح ہم نے اس میں غلمہ جات اور انگور اور سبزیاں اور زیتون اور کھجور اور رونق دار باغات اور طرح طرح کے میوه جات اور چارہ پیدا کیا - یہ سب کچھ تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا -

زمین و آسمان کی ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ  
تخلیق کس طرح فرماتا ہے  
ہوئی؟

اولم ير الذين كفروا ان السموات  
و الارض كانتا رتقا فرفتناهما و جعلنا من  
الماء كل شيء حي افلابيونون ..... و هو الذي  
خلق النيل والنهار والشمس والقمر كل في  
فلك يسبحون (الأنبياء آیت ۳۱)

یعنی جو لوگ منکر ہیں کیا انہیں معلوم نہیں کہ آسمان و زمین ملے جلے تھے پھر ہم نے زمین اور اجرام سماوی کو الگ الگ کر دیا اور ہانی سے تمام جاندار چیزیں بنائیں۔ کیا وہ ایمان نہیں لاتے وہی قادر

مطلق خدا تو ہے جس نے رات اور دن پیدا کئے اور سورج اور قمر کو پیدا کیا اسی کے حکم سے تمام اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں تیرتے ہوئے جا رہے ہیں - اور پھر فرمایا

### شہم استتوی الی السّماء وہی دخان

علاوه ازین آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو اس آسمان کو جو دخان کی طرح تھا اجرام فلکی میں تبدیل کر دیا اور زمین کو معرض وجود میں آنے کا حکم دیا تو دونوں نے زبان حال سے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حکم بجا لانے کے لئے حاضر ہیں اور فرمایا اذا قضی امرنا فانما یق قول لہ کن فیکون جب اللہ تعالیٰ کسی شے کے پیدا کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو فرماتا ہے کن اور وہ چیز ہو جاتی ہے -

پیدائش زمین کا مذکورہ بالا آیات سے یہ سائنسی ذریعہ قرآن موجودہ کائنات کی شکل کسی وقت ایک ہیولا کی تھی جس کو دخان کی مانند بیان کیا گیا ہے اس دخان

کی مانند شکل کو سائنس دان neblae کے نام سے  
یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ ہیولا جو  
کتھم گئها تھا پہٹ گیا اور اس سے مختلف اجرام  
فلکی نمودار ہوئے - پھر کسی جلتے ہوئے جرم سے  
ایک حصہ علیحدہ ہوا جسکو زمین کہتے ہیں -  
یہ ٹکڑا جو بالکل آگ ہی آگ تھا جب آہستہ آہستہ  
ٹھنڈا ہوا تو کچھ حصہ خشکی بن گیا اور اس کی  
گیسوں نے پانی کی وہ شکل اختیار کر لی جسکو  
عمندرا کہتے ہیں جب خشکی کے حصہ کے اوپر کی  
سطح ٹھنڈی ہو کر سخت ہو گئی تو زمین کے بطن  
میں جو حصہ شعلہ زن تھا سطح زمین پر پھاڑونکی  
شکل میں نمودار ہو گیا - پھاڑوں کے نکل آنے سے  
زمین کے بطن کی حرارت کم ہو گئی - گویا پھاڑوں  
نے زمین کی طوفان زدہ کشتی کو استوار کر دینے  
میں لنگروں کا کام دیا - یہی معنے والجبال ارس-ہا  
کے ہیں -

دوسرے مقامات پر جبال کو روایی کر کے  
بیان کیا گیا ہے

و ج - ع ل ف ي - ٤ - ١ ر و ا س - ٢

یعنی زمین میں لنگر ڈال دئے۔ ایک جگہ اس کو پوں پیان کیا گیا ہے والقینما فیہ۔ رواسی ہم نے اس میں لنگر ڈال دئے۔ یہ لنگر زمین کی تیزی کو کم کر دینے کا پاعث ہوئے اور اس وجہ سے زمین ڈلول ہو گئی۔ ڈلول اس بیل یا گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی وحشت دور ہو جائے اور اسکو نرم و مطیع بنا دیا جائے چنانچہ کہتے ہیں ذل البعیر ای ستم۔ ل انقیادہ فیہو ڈلول

خدا تعالیٰ نے زمین کو ذلول بنا دیا یعنی اسکی بلاکی سرعت کو کم کر دیا اور نرم کر کے آبادی کے قابل بنا دیا۔ قرآن کریم نے ذلول کا لفظ پالتو سانڈ کے لئے استعمال کیا ہے جس سے زراعت وغیرہ کی خدمت نہیں لی جاتی فرمایا لا ذلول اور عام مویشوں میں خدا تعالیٰ نے جو نرم کئے جانے اور مطیع کئے جانے کی فطرت پیدا کر رکھی ہے اس کے متعلق یون ارشاد فرمایا

وَذِلْكُمْ مُّنْهَا لِمَ

اور زمین کے بارہ میں یوں اشارہ فرمایا  
وجعل لكم الارض ذلولا

**زمین کا تعلق اجرام** پھر یہ بھی خور طلب امر **فلکی سے** ہے کہ زمین کو جو سورج  
کے بطن سے ہیدا ہوئی سورج نے کبھی فراموش  
نہیں کیا بلکہ ماں سے بڑھ کر اسکی پرورش پر پوری  
توجه دی اور اسی کی توجہ سے زمین کی ساری رونق  
ہے۔ جس طرح ہوئی رو کے ختم ہو جانے پر آن کی آن  
میں اندر چھا جاتا ہے اسی طرح اگر سورج ایک  
آن کے لئے زمین سے تعلق قطع کر لے تو زمین کی  
تمام رونق ختم ہو جائے۔

و الشہم و الشہر بیحسبان - و النجم  
فالمشجر یمسجدان -

آسمان کے اجرام یعنی سورج و قمر پر خدا کی حکومت  
ہے اس حکومت کی وجہ سے وہ پابندی وقت سے اپنے  
اپنے مدار پر چل رہے ہیں اور اسی حکومت نے ان  
کا تعلق زمین کی روئیدگی کے ساتھ واپستہ کر رکھا  
ہے اور روئیدگی کے چھوٹے سے چھوٹے ہودے  
اور بڑے سے بڑے درخت۔ یہ جدان اس کی  
حکومت کے احکام کی پابندی کر رہے ہیں گویا وہ  
خدا کے سامنے سجدہ ریز ہیں

سے جد اور اسلام دو مترادف الفاظ ہیں دونوں کے معنے فرمانبرداری اختیار کرنے کے ہیں جیسا کہ ذیل کی آیات سے واضح ہوتا ہے

وَلَهُ يَسْبِّحُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ  
إِنَّمَا مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ

یعنی جس قدر موجودات آسمان میں ہیں وہ سب کی سب خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کی پابند ہیں اور اسی طرح سے زمین کی تمام اشیاء امی خدا کی فرمانبرداری میں لگی ہوئی ہیں ۔

# کائنات کی حکومت خدا ائے واحد کے ہاتھ میں

اس سے ظاہر ہے کہ آسمان زمین و آسمان کے  
قوانین میں یکسانیت و زمین کی حکومت میں  
وحدت ہے اس حکومت کی حکومت خداوندی کی  
وحدت کو اس طرح بھی شاهد ہے  
بیان کیا گیا ہے۔

و هُوَ الَّذِي فِي السَّمَاوَاتِ اللَّهُ وَ فِي الْأَرْضِ  
اللَّهُ (زخرف ۸۳)

یعنی وہی خدا جس کا راج آسمان پر ہے اسی کا راج  
زمین پر ہے اور اس کو یوں بھی بیان کیا ہے  
انما اللہ اللہ واحد۔

اور فرمایا  
و مَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَاحِدٌ

اور انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا  
وَ الْحَكْمُ لِلَّهِ وَاحِدٍ

تم سب کا خدا ایک ہی ہے بیشک تنوع و اختلاف  
لا انتہا ہیں باوجود اسکے قوانین میں حیرت انگیز  
یکسانیت ہے یہ یکسانیت یقین دلاتی ہے کہ عنان  
حکومت ایک ہی مقنود اور علیم و حکیم ہستی کے  
ہاتھ میں ہے

اللَّهُ تَرَانِ اللَّهُ يَعْجِدُ لِمَنْ فِي السَّمَاوَاتِ  
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالقَمَرُ وَالنَّجْوَمُ وَالْجِبَالُ  
وَالْمَشْجِرُ وَالدَّوَابُ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ  
(۲۲) الحج

تمام اجرام سماوی یعنی کیا تم نہیں دیکھتے کہ  
و ارضی اور انسانوں آسمان اور زمین کی تمام  
کی اکثریت قوانین مخلوقات اللہ تعالیٰ کی  
قدرت کی پابند ہے

---

چنانچہ سورج و قمر اور تمام ستارے اور تمام پہاڑ  
اور تمام اشجار اور تمام جاندار اور انسانوں میں  
سے اکثر اسکی فرمانبرداری کرتے ہیں ۔ یہ آیت ہمارے  
سامنے ہمارا مشاهدہ پیش کرتی ہے کہ آسمان و  
زمین کی موجودات کی ایک ایک چیز خدا تعالیٰ کے  
قوانين کے ماتحت اپنا اپنا کام سر انجام دے

وہی ہے۔ رہا انسان اسکو چونکہ خود مختار بنایا گیا ہے اس لئے ان میں سے اکثر تو فرمانبرداری کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو فرمانبرداری کرتے نظر نہیں آتے۔

اللَّهُ تَرَانَ اللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاوَاتِ مَاءً فَأَخْرَجَنَا  
بِهِ ثُمَّرَاتٍ مُّخْتَلِفًا الْوَانَهَا وَمِنَ الْجِبَالِ  
جَدَدَ بِهِضْنٍ وَحَمْرَ مُخْتَلِفَ الْوَانَهَا وَغَرَابِيَّ بَلْ  
سَوْدَ - وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِ وَالْإِنْعَامِ مُخْتَلِفَ  
الْوَانَهُ كَذَلِكَ إِنَّمَا يَعْبُدُ اللَّهَ مَنْ عَبَادَهُ  
الْحَلِيمَاءُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ غَفُورٌ (فاطر : ۳۰ - ۲۷)  
یعنی کیا تم اسی بات کا مشاہدہ نہیں کر رہے کہ  
الله تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا۔ اس پانی کے  
ذریعہ سے مختلف رنگوں کے ہل نکالے اور اسی نے  
پھاڑوں میں مختلف رنگوں کے طبق پیدا کر رکھے  
ہیں۔ بعض مفید اور بعض سرخ اور بعض کالے سیاہ  
اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں کی رنگتینی بھی  
کئی طرح کی ہیں۔ لیکن خدا کے اہل علم بندے  
ام تنویر اور اختلاف میں خدا کے قوانین کی یکسانیت  
دیکھتے اور اسکی یکتا ہستی کا اقرار کرتے ہیں۔

و هـ و الـذـى فـى السـمـاء الـهـ و فـى الـأـرـض  
 الـهـ و هـ و الـحـكـيـمـ الـحـلـيمـ و تـبـارـكـ الـذـى لـهـ مـلـكـ  
 الـسـمـاءـ و الـأـرـضـ و مـا بـيـنـهـمـا  
 (الـزـخـرـفـ : ٨٢ : ٣٣)

زمین و آسمان کے	ترجمہ۔ اور وہی ایک خدا ہے
علاوہ فضا پر بھی	جس کی حکومت سماوات
خدا ہی کی حکومت	میں اور زمین ہر ہے اور
ہے	اسکی ذات برکات کا سر

چشمہ ہے جس کی ملک گیری آسمان ہر اور زمین پر  
 اور ان فضا ہر جو بین السماوات و الارض  
 ہے حاوی ہے ۔ اس آیت گریمه میں  
 آسمان و زمین کے علاوہ فضا کا بھی ذکر ہے ۔  
 یہ وسیع فضاء خدا کے قوبین کے ماتحت اپنا وظیفہ سر  
 انجام دے رہی ہے ۔ اور ایک عالم کو متاثر کر رہی  
 قرآن کریم نے بار بار مابینہما کے الفاظ دھرائے  
 ہیں ۔ اجرام فلکی جتنی تعداد کروڑ در کروڑ ہا ہے ۔  
 وہ اس وسیع و عریض فضاء کے سعندر میں قیرتے  
 جا رہے ہیں

## و کل فی فلک یس بحون

کائنات کا یہ وسیع حصہ جو مخصوص عجائبات پیش کرتا ہے خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت اور حکمت پر دلالت کرتا ہے ۔ اور اس سے خدا تعالیٰ کی عظمت و کبیریائی دلوں پر مسلط ہوتی ہے ۔

ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستة ايام ثم استوى على العرش یغشی اللہیل  
النهار یطلبہ حشیشا و الشمس و القمر  
و النجوم مسخرات بامارہ الاله الخلق ولہ  
الامر تبارک اللہ رب العالمین ادعوا ربکم  
تضطرعا و خفیۃ انه لا یحب المعتدین ۔

تمہارا ہروش کرنے والا وہی خدا ہے جس نے زمین اور آسمان کو چھ اوقات کے دوران میں پیدا کیا پھر وہ تخت حکومت پر متمكن ہوا چنانچہ اسکے حکم سے رات دن کو ڈھانپ لیتی ہے ۔ اور دن کے پیچھے پیچھے برابر سرعت سے چلی آ رہی ہے اسکے حکومت سورج و قمر اور نجوم پر ہے جو اسکے حکم کے تحت چلتے ہیں امن سے عیان ہوتا ہے کہ تخلیق بھی اسی کی ہے اور تدبیر سلطنت بھی اسی کے ہاتھ

میں ہے - اور احکام بھی وہی ذات بابرکات نافذ فرماتی ہے فرمایا خدا تعالیٰ دنیا جہان کا رب ہے یعنی وہ دنیا جہان کو پیدا کرنے کے بعد ان کی ربویت کرتا ہے لوگو اپنے محسن رب سے گٹ گڑا کر اور چپکے چپکے دعا مانگا کرو ایک اور آیت ہے

ولقد جعلنا في السماء بروجاً وزينة لها  
للمراقبين والارض مدد نهراً والقيمة  
فيها رواسي وانبعاثنا فيها من كل شيء  
مز壅ون وجعلنا لكم فيها معيشة ومن  
لستم له برازقين وان من شيء الا عندنا  
خزانة وما ننزله الا بقدر معلوم (السجع ١٥: ١)

ہر چیز متناسب اوزان  
میں پیدا کی گئی  
سب کے لئے مسامان  
معیشت پیدا کیا گیا

آرائستہ کیا۔ زمین کا فرش بچھایا اور اس میں پہاڑوں کے لنگر ڈالئے اور اس میں ہر چیز کو وزن کشے ہوئے اجرا سے مرکب کر کے ہیدا کیا۔ اس

1- فٹ نوٹ۔ خدا تعالیٰ نے ہر شیعے کے اجزاء ترکیبی کے اوزان مقرر فرمادئیے ہوئے ہیں۔ یہی علم کوہمسٹری ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے موجودات میں رکھدیا ہے۔

میں انسان کی زندگی کے سامان پیدا کئے اور ان  
جانداروں لئے بھی سامان معيشت پیدا کیا -  
جنکے لئے انسان رزق پیدا کرنے کی قدرت نہیں  
رکھتے - اور ہر چیز کے ہمارے پاس خزانے ہیں  
اور ہم ایک مقہ اندازہ کے مطابق نازل کرتے ہیں -  
بھر فرمایا

هُوَ الَّذِي مَدَ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيًّا  
وَأَنْهَارًا وَسَنَ كُلَّ الشَّمْرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ  
النَّهَيْنِ يَخْشَى النَّيْلَ النَّهَارَ إِنْ فِي ذَلِكَ  
لَا يَتَأْتِي لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (الرعد ۳، آیت ۳)

خدا وہی ہے جس نے زمین کو بطور فرش پھیلایا  
اور سب ہہاڑ اور دریا بنائے اور تمام قسم کے پہلوں  
اور پہلوں کے جوڑے بنائے دن پر رات کا پردہ پڑتا  
ہے اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانات  
ہیں ،

ایک اور آیت ہے

وَاللَّهُ كَمْ أَنْهَى اللَّهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهٌ إِلَّا هُوَ  
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ إِنْ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَالْخَلْقِ الْمُلْكُ وَالنَّهَارُ وَالنَّفْكُ الْبَيْنِيُّ

تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا  
 أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَاحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بِسَعْدٍ  
 مَوْتَهَا وَبِئْثَةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفٍ  
 الرِّيَاحِ وَالْمَسْكَابِ الْمَسْخَرِ بَيْنَ السَّمَاءِ  
 وَالْأَرْضِ لَا يَذَّاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (الْبَقْرَةَ آيَتُ ۱۶۲)  
 یعنی لوگو تمہارا معبد تو وہی خدائی واحد ہے -  
 جس کے سوا کوئی اور معبد نہیں وہ نہایت سہربان  
 اور رحیم ہے یہ شک آسمان اور زمین پیدا  
 کرنے میں اور رات دن کے ایک دوسرے کے  
 پیچھے آنے میں اور جہازوں میں جو لوگوں کی  
 ضرورت کی چیزوں لے کر ممندر میں چلتے ہیں  
 اور بارش میں جس کو اللہ تعالیٰ آسمان سے برماتا  
 ہے ہر اسکے ذریعہ زمین کو اسکے مردہ ہو جائے  
 کے بعد زندہ و شاداب کرتا ہے اور جانوروں میں جو  
 روئے زمین پر پھیلا دئے گئے ہیں اور ہواؤں کے  
 چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے  
 درمیان مسخر ہیں - عقلمندوں کے لئے خدا اور اسکی  
 صفات سے متعلق نشانات ہیں -

# تخلیق انسانی میں قدرت خداوندی کا جلوہ

تخلیق انسانی کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ مِّنْ طِينٍ - ثُمَّ جَعَلْنَا نُطْفَةً فِي قَارَبِ مَكِينٍ - ثُمَّ جَعَلْنَا النُّطْفَةَ عَلْقَةً فِي خَلْقَنَا الْعَلْقَةَ مُضْغَةً فِي خَلْقَنَا الْمِضْغَةَ عَظِيْمًا - فَكَسَوْنَا الْعَظِيْمَامَ لِحِمَاءَ ثُمَّ اَنْشَأْنَاهُ خَلْقَهَا آخِرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ اَحْسَنُ الْخَالِقَنَ (المؤمنون آیات ۱۰، ۱۱، ۱۲)

تخلیق انسانی کے یعنی ہم نے انسان کو میں سات مرادب کے خلاصہ سے بنایا پھر ہم نے اسکو نطفہ بنا کر مضبوط قرار گاہ میں قائم رکھا پھر ہم نے نطفہ کا لوٹھڑا بنایا اور لوٹھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنایا اور گوشت کے ٹکڑے میں ہڈیاں بنائیں پھر ہم نے ہڈیوں پر

گوشت چڑھایا اور آخر کار اس مٹی کو بالکل دوسرا مخلوق بنایا سبحان اللہ خدا تعالیٰ کی ذات با برکت ہے - اور وہ بہترین تخلیق کرنے والا ہے

و مَنْ آيَاتِهِ انْ خَلْقَكُمْ مِنْ تِرَابٍ ثُمَّ  
إِذَا أَنْتُمْ بِشَرٍ تَفْتَشُونَ - وَ مَنْ آيَاتِهِ انْ  
خَلْقَ لَكُمْ مِنْ أَنفُسِكُمْ إِزْواجًا لَتَقْسِمُنَا  
إِلَيْهَا وَجْعَلَ بِيَمِنِكُمْ مُوْرَةً وَ رَحْمَةً إِنْ فِي ذَالِكَ  
لَيَّاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ وَ مَنْ آيَاتِهِ خَلْقَ  
السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ اخْتِلَافُ السَّمَكِمْ إِنْ فِي ذَالِكَ  
لَيَّاتِ الْمُعْالَمَاتِ ..... مَنْ آيَاتِهِ إِنْ تَقْوَمُ  
السَّمَاءُ وَ الْأَرْضُ بِإِمْرَهِ (الرُّومُ ۖ ۳۰ آيَاتٍ ۖ ۲۵ تا ۴۵)

مٹی سے انسان کی یعنی اسکی قدرت کی نشانیوں پیدائش اسکی ازواج میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تم لوگوں کا موجب تسکین کیا اور بولیوں اور رنگوں کا اختلاف رونے زمین پر ہر طرف نشانات ہیں

کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ

بھی ہے کہ امن نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بی بیان پیدا کیں تاکہ تمہیں انکی طرف سے راحت ملنے اور تم میاں بی بی میں ہیار اور اخلاق پیدا کیا۔ ان امور میں غور کرنے والوں لئے قدرت الہی کی بتیری نشانیاں ہیں اور اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے زمین و آسمان کا پیدا کرنا اور تمہاری بولیوں اور رنگتوں کا مختلف ہونا ہے۔ ان امور میں اہل علم لئے قدرت خداوندی کی بہتری نشانیاں ہیں اور اسکے نشانوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اسکے حکم سے قائم ہیں۔

و بَدْءُ خَلْقِ الْأَنْسَانِ مِنْ طِينٍ۔ (السجدة : ۸)  
انه يَبْدِيُ الْخَلْقَ ثُمَّ يَعِيدُهُ (یونس ۵) مِنْ يَبْدِيُ الْخَلْقَ ثُمَّ يَعِيدُهُ (یونس ۳۵) اللَّهُ يَبْدِيُ الْخَلْقَ ثُمَّ يَعِيدُهُ الرُّوم (۲)

اُذانی اور حیوانی | یعنی خدا تعالیٰ ابتداء میں قوائے کے ترقی یافتہ خصائی انکی نسلوں کی وراثت میں

پیدا کرتا ہے۔ اور دوبارہ حیوان کے قوی جو ترقی کرتے ہیں وہ ترقی کو ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ اس ترقی کے آثار انسان اور حیوان دونوں کی نسلوں میں بطور وراثت پائی جاتی ہیں۔

## زندگی کے قیام میں ہوا کا عہل و دخل

ہوا پر زندگی کا اب ان آیات کا بیان کرنا  
انحصار ہے جو اللہ کے بھی مناسب نظر آتا ہے  
حکم سے چلتی ہے جن میں یہ ذکر ہے کہ مختلف  
مخلوقات کا ایک دوسرے سے ربط و اتحاد ہے فرمایا

و من يرسّل الرياح

ہوائیں جن پر زندگی کا انحصار ہے ان کو کون  
چلاتا ہے - انسان کو چوکنا کرنے کے لئے اور  
معاملہ پر غور کرنے کے لئے یہ سوال کیا گیا ہے اور  
اس کا جواب بھی دیا گیا ہے چنانچہ فرمایا  
من آیتہ ان پر سل الرياح - یہ خدا تعالیٰ کے  
نشانات میں سے ایک نشان ہے کہ وہ ہواؤں کو  
چلاتا ہے

اور فرمایا اللہ الذی یرسل الرياح (روم-۳۸)  
الله تعالیٰ ہواؤں کو چلاتا ہے -

سورج کا عمل اور زمین کی خاصیت

ہواں کے چلانے کی خدمت سورج کے سپرد کر رکھی ہے دوسری خدمت جو سورج کے سپرد ہے یہ ہے کہ اسکی گرمی سے سمندر کا پانی بخارات کی شکل اختیار کر کے ہوا سے بھی ہلکا ہو جاتا ہے تاکہ ہوا اسکو اپنے لطیف پروں پر اٹھا کر پیاسی زمین

تک پہنچائے۔ ادھر زمین میں یہ خاصیت پیدا کر رکھی ہے کہ پودوں کے لئے خوراک کے وہ ضروری اجزا جو اس میں رکھے گئے ہیں انکو پانی کی مدد سے حل کر دیا تا کہ پودے پانی کو اور ان اجزا کو جذب کر لیں۔ ادھر سورج اس خدمت کے لئے بھی مامور ہے کہ وہ پودوں کی زندگی کے لئے نہ صرف روشنی سہیا کرتا رہے بلکہ ان کی نشو و نما کے لئے اور ان کے ہملوں کے پکانے کے لئے حرارت بھی فراہم کرتا رہے۔ جیسا کہ سورج کے متعلق فرمایا

### جـعـلـ الـشـمـسـ ضـيـاءـ

اور فرمایا وہا جاً یعنی سورج نہ صرف روشنی دیتا بلکہ حرارت بھی سہیا کرتا ہے

سورج ہوا اور سمندر اللہ تعالیٰ نے زمین کی کا باہمی رابطہ اور آبادی کے لئے سورج ہوا اسکے خوشگوار نتائج اور سمندر کو آہس میں ملکر کام کرنے پر مامور کر رکھا ہے ادھر زمین کے اندر بیج پھینکا جاتا ہے ادھر زمین بمع اپنی خاصیتوں اور قوی کے پانی اور ہوا اور سورج کے

ما تھے ملکر اس کو بار آور کرنے میں مصروف ہو جاتی ہے ان عناصر کا تعاون زمین ہر لہراتے ہوئے کھیت اور بارونق باغات پیدا کر دیتا ہے اس نباتات سے کیڑے مکوڑے اور پرند چرند اور انسان کی پیدائش میں اور انکی نشو و نما میں مدد ملتی ہے -

یہ خدا ہی ہے جس نے خدا تعالیٰ اس عظیم الشان ساری کائنات کو کارخانہ قدرت کی طرف انسان کی خدمت توجہ دلا کر بار بار میں لگا رکھا ہے ذالکم اللہ ربِکم

کے الفاط دھراتا ہے تا کہ انسان اپنے محسن و رحیم کریم خدا کی یاد تازہ کرتا رہا کرے اور فرماتا ہے

فَلَيَنْظُرِ الْإِنْسَانَ إِلَى طَعَامِهِ إِنْسَانٌ أَبْهَنَ كَهَانَةً كَوْ دِيكَهُرَ اور یہ سبق سیکھئے کہ ساری کائنات کو خدا نے انسان کی خدمت میں لگا رکھا ہے یہ سبق دینے کے لئے فرماتا ہے

و سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ -

سورج اور قمر تمہاری خدمت میں لگا رکھے ہیں -  
و سَخَّرَ لَكُمْ الْأَنْهَارَ -

دریاؤں کو تمہاری خدمت کے لئے مامور کر دکھا ہے  
وسیخر لیکم السیل والنهار

دن اور رات بھی تمہاری خدمت میں لگے ہوئے ہیں  
وہو الذى سیخر لیکم السیل اور اسی نے سعند  
تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے  
وسیخر لیکم ما فی الارض

اور جو کچھ بھی زمین میں ہے وہ سب انسان کی  
خدمت میں لگا رکھا ہے اور بالآخر فرمایا  
وسیخر لیکم ما فی السیموات و ما فی الارض -  
آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ سب تمہاری  
خدمت میں لگا رکھا ہے غرض ساری کی ساری کائنات  
الله تعالیٰ نے انسان کی خدمت میں لگا رکھی ہے -  
ایک جگہ فرماتا ہے

کیف تکفرون بالله و کنتم امواتا فاحیا کم -  
خلق لیکم ما فی الارض جمیعا -

ان انعامات کے ہوتے اندرین حالات تم سے کیسے  
ہوئے خدا کا انکار توقع کی جا سکتی ہے کہ  
کس طرح هو سکتا ہے تم اس خدا کا انکار کرو

جس نے تم کو پیدا کیا اور پھر زمین کی تمام کی تمام  
اشیا تمہاری خاطر پیدا کیں

ولقد میکننا کم فی الارض و جعلننا لکم  
فیهـا مـعـائـشـ (اعراف آیت ۱۰)

یعنی ہم نے تم کو زمین پر تصریف کی طاقت بخشی اور تمہاری زندگی کے سامان مہیا کئے اور فرمایا ولقد کرمنا بنسی آدم - ہم نے انسان کی تعظیم و تکریم قائم کی - ان حالات کے پیش نظر کیف تکفرون بالله

تم سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ ایسے رحیم کریم محسن خدا کے شکر گزار بننے کی بجائے سرے سے اس کا انکار ہی کردو -

هوائیں پھلوبھولوں اللہ تعالیٰ نے ہواں کو اس خدمت پر ہی مامور کے نر و مادہ کے اجزا ایک دوسرے کر رکھا ہے کہ پھلوبھولوں کو پہنچاتی ہیں اور پھلوبھولوں کے نر و مادہ کے اجزا کو ایک دوسرے تک پہنچائیں - فرمایا

وارسلننا السریاح لواقع

جهاں هوائیں سمندر سے پانی اٹھا کر زمین تک پہنچا دینے کی اہم خدمت سر انجام دیتی ہیں وہاں

یہی ہوائیں پھولوں اور پھلوں کے نر اجرا کو مادہ پھلوں کے اور پھولوں کے پودوں تک اور درختوں تک پہنچا دینے کا کام بھی کرتی رہتی ہیں ۔

قرآن کی رو سے تمام | یہ امر کہ پھلوں پھولوں مخلوق میں نر و مادہ ہوتے ہیں مادہ موجود ہیں | اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے

قرآن کریم میں کیا ہے فرمایا  
و من کل الشهـرات جـعل فـیهـا زوجـیـن  
اثنین -

امن خمن میں مزید فرمایا  
و من کل شـئـعـ جـلـقـنـا زـوـجـیـن  
اور فرمایا

هـو الـذـى خـلـقـ الـأـزـوـاجـ كـاـمـہـاـ

یعنی صرف انسانوں حیوانوں اور دوسراے جانداروں میں ہی جوڑے نہیں پیدا کشے بلکہ نباتات اور تمام دوسرا مخلوق میں نر و مادہ پیدا کشے ہیں ۔

تلقیح کے معنے | تلقیح کے معنے ہیں نر کے اجرا کو مادہ تک پہنچا دینا ہوائیں تلقیح کا کام اس طرح کرتی ہیں کہ پودوں کے ہولن کو

اڑا کر مادہ پودوں تک پھنپھا دیتی ہیں اس طرح  
وہ بار آور ہو جاتے ہیں ۔

شہد کی مکھی کے | یہ تعاون اللہ تعالیٰ نے  
ذریعہ تلقیح کا کام | ہوا کے ذریعہ پیدا کیا ہے  
اور یہ تعاون خدا تعالیٰ نے شہد کی مکھی اور  
دوسری مکھیوں کے ذریعہ سے بھی قائم کر رکھا  
ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
وَ أَوْحَى رَبُّكَ إِلَيْهِ حَلَ

اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کی سرشت میں  
یہ بات رکھ دی ہے کہ وہ ایک بہترین انجینئر کی  
طرح اپنا چھتا تیار کرے اور پہلوں پہلوں پر بیٹھ  
کر انکے لطیف خلاصہ سے انسان کے لئے شہد پیدا  
کرے اور اپنی اس سعی میں یہ کام بھی سر انعام  
دے کہ پہلوں کا پولن مادہ پہلوں تک پھنپھا  
کر انسان کی ایک اور خدمت بھی سر انعام  
دے ۔ ان تمام خدمات کا ذکر اس جملہ میں بیان  
کیا گیا ہے ۔

فَاسْأَلْهُ كَمِي سَبِيلٍ رَبِّكَ ذَلِيلٌ

ان امور کو سر انعام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کے

مکھلائیے ہوئے طریقوں پر ہوری فرمانبرداری سے  
کار بند رہو۔ مکھی میں نہ تو خدمت انسان کا  
جذبہ ہے اور نہ ہی بھولوں کا ہولن دوسرے  
بھولوں تک پہنچانے کا ارادہ۔ تاہم وہ خدا کی پیدا  
کردہ فطرت کے مطابق ان خدمات کو سر انجام  
دیتی چلی جاتی ہے۔

اور وہ بغیر کسی ایسے جذبہ یا ارادے کے مشین کی  
طرح کام کرتی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ  
سب باتیں اسکی سرنشت میں مرکوز کر دی ہیں۔  
مکھی میں بھولوں کے لئے شدت کی کشش رکھی  
گئی ہے۔ وہ بے اختیار بھولوں کی طرف کھنچی چلی  
جاتی ہے۔ اگر بھول نہ ہوں تو مکھی بھی نہ ہوں  
ہو اور اگر مکھی نہ ہو تو بھول بھی نہ ہوں  
اللہ تعالیٰ نے مختلف چیزوں میں رابطہ اور اتحاد  
پیدا کر رکھا ہے۔

خدمت انسانی کیلئے خدمت انسانی کے لئے  
کائنات کی تمام جس طرح شہد کی مکھی  
چیزوں میں رابطہ مامور ہے۔ اسی طرح معندر  
کی مچھلیاں اور دوسرے جاندار بھی مامور ہیں  
وہ مچھلی جس کو کاڑ کہتے ہیں اپنے اندر وہ تیل

پیدا کر رہی ہے جس کا تعلق انسان کے پھیلاؤں کے ساتھ ہے اور وہ جانور جسکو عنبر کہتے ہیں ۔ انسان کے لئے عنبر پیدا کر رہا ہے ۔ سب موتی پیدا کر رہے ہیں جو بہترین قسم کی کیلسیم ہونے کی وجہ سے انسان کے جسم کے لئے بے حد مفید ہے ۔ اور علاوہ ازین وہ موتی انسان کی زینت کا کام بھی دیتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے اس کائنات کی چیزوں کے درمیان اتحاد و ارتباط ہے جس طرح پانی کی گھرائیوں میں انسان کے لئے بہترین اشیا پیدا ہوتی ہیں اسی طرح پھیلاؤں کی چوڑیوں پر ہر انہنے اندر انسان کی خاطر نافہ مشک لئے پھرتے ہیں جس طرح شہد کی مکھی انسان کے لئے شہد بنانے پر مامور ہے ۔ اس طرح دیشم کا کیڑا اس کے لباس کا سامان پیدا کرنے میں مصروف ہے غرض دنیا کی مختلف چیزوں میں ایسا ربط پایا جاتا ہے جیسے سورج کا ربط زمین کے ساتھ پایا جاتا ہے اور اس تعاووز کی برکت سے ہی دنیا بھر کی نباتات اور دنیا بھر کے حیوانات معرض وجود میں آتے اور نشوونما ہاتے ہیں ۔

نباتات انسان کی ہوا کے ذکر میں اسکی ایک زہریلی ہوا کھاتے اور اہم خست بھی قابل غور اور صاف ہوا سہیا ہے کون نہیں جانتا ہوا کے بغیر کوئی خاندار زندہ نہیں رہ کرتے ہیں

سکتا۔ جاندار مختلف اسقدر ہے کہ ہم اسکے اعداد و شمار حاصل نہیں کر سکتے۔ جاندار ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ میدانوں اور جنگلوں میں بھی جاندار موجود ہیں اور یہ سمندر میں بھی بکثرت ہائے جاتے ہیں۔ بحر و بر کے یہ تمام جاندار اپنی زندگی کے قیام کے لئے ہوا کے محتاج ہیں۔ ہوا نہ ہو تو تمام کے تمام جاندار نہایت ہی تھوڑتے وقت میں ختم ہو جائیں۔ لیکن جس ہوا سے وہ زندہ رہتے ہیں اس کو ہر وقت زہریلی بھی بناتے رہتے ہیں۔ جاندار صاف ہوا کو اپنے اندر لے جا کر اس کو گندा کر کے باہر نکال دیتے ہیں وہ زہریلی ہوا جو جانداروں کے پھیپھڑوں سے باہر نکلتی ہے اس کا نام (carbon dioxide) ہے جس طرح پاک ہوا زندگی کے قیام کا باعث ہے اسی طرح سے یہ کاربن ڈائی اسی ایک زندگی کے لئے مہلک بھی ہے اگر خدا تعالیٰ نے ہوا کو وسیع ہیمانے ہو پیدا نہ کیا

ہوتا تو جاندار اپنی ہی پیدا کردہ زھریلی ہوا سے  
ہلاک ہو جاتے۔ کبھی تو سائنس دان کہما کرتے  
تھے کہ ہوا کی بلندی قریباً ایک مو میل ہے اور  
اب اس سے بہت زیادہ بتاتے ہیں۔ بہر حال یہ کرہ  
ہوائی جو زمین کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے  
اور بہت بلند بھی ہے اتنی وسیع نہ ہو تو جانداروں کے  
اندر سے نکلی ہوئی زھریلی ہوا کا اثر مہلک بن  
سکتا تھا۔

**کرۂ ہوائی حکمت** | لیکن اللہ تعالیٰ نے جس طرح  
خداوندی سے متعفن تمام شہروں اور بستیوں  
نہیں ہوتا

بہا کر سمندر میں پھینکتی رہتی ہیں۔ سمندر کی  
وسعت کے باعث اور سمندر کے سخت نمکین ہونے کے  
باعث جو گند مند کو جلا دیتا ہے سمندر کو متعفن  
ہونے سے بچایا ہوا ہے۔ اسی طرح کرہ ہوا کی  
ویعت اور بلندی کے باعث اور زھریلی ہوا جو  
جانداروں کے اندر سے نکلتی ہے اس کو نباتات کی  
خواراک بننا کر اور نباتات کے اندر یہ خاصیت پیدا  
کر کے وہ گندی ہوا کو صاف کر کے باہر نکال

دیا کریں۔ کرہ ہوا کو متغیر ہونے سے بچایا ہوا  
ہے ورنہ اس قسم کا تدارک اور ایسی حکمت ہانی  
اور ہوا جیسے ہے جان اور یہ ارادہ عناصر کو کس  
طرح میسر آسکتی ہے۔

تب اک الٰہی بیلہ الممک وہ وعلیٰ کل شئی عقد پیر  
خدا تعالیٰ کی ذات برکات کا سر چشمہ ہے اسی لئے  
اس کی حکمرانی میں برکت ہی برکت ہے اور حکمت  
ہی حکمت نظر آتی ہے کہ اس نے نباتات اور  
حیوانات میں کس قدر حکمت بھرا باہمی ارتباٹی  
نظام قائم کر رکھا ہے۔

پانی اور اسکے فوائل و  
بز کات قرآن کا ذکر گریم میں

زندگی کا انحصار پانی | اس سے پیشتر اس امر کا ذکر  
ہو چکا ہے کہ زندگی نباتاتی  
پر

ہو یا حیواناتی اس کی پیدائش کا انحصار پانی ہر ہے  
اور امن کا قیام بھی پانی ہر ہے جیسا کہ فرمایا ۔

وَجْهَنَا مِنَ السَّمَاءِ كُلُّ شَيْءٍ حَيٍّ

اسی کی وجہ سے ہمارے غلمہ جات کے کھیت ہیں  
اور اسی کی وجہ سے وہ مویشی ہیں جنکا وجود  
ہمارے کھیتوں کے لئے از بس ضروری ہے یعنی کھیت  
کی وجہ سے مویشی ہیں اور مویشی کے باعث کھیت ہیں  
اور ان دونوں کی وجہ سے انسان ہیں اور انسانوں کی  
وجہ سے کھیت اور مویشی ہیں جس کا ذکر قرآن  
کریم میں اس طرح آیا ہے ۔

وَالاَنْعَامُ خَلْقَهَا لَكُمْ

اور فرمایا و ہو والزی ارسیل السریح بشراً بین پدی

رَحْمَتِهِ وَانْزَلَنَا مِن السَّمَاء مَاء طَهٌ وَرَأَاهُ الْجَنَّى  
بِهِ بِلَدَةٍ مَيِّتَةٍ وَنَسْقِيهِ مِمَّا خَلَقَنَا إِنْعَامًا  
وَانَّاسًا كَثِيرًا -

بارش کا پانی مردہ یعنی وہی خدا ہے جو  
بستی کو زندہ کرتا ہوائیں چلاتا ہے جو باران  
رحمت کی خوشخبری سنانے  
ہے

کے لئے میونہ سے آگے آگے چلتی ہیں اور ہم آسمان  
سے پاک و صاف پانی نازل کرتے ہیں تاکہ مردہ  
بستی کو اس کے ذریعہ زندہ کر دبن اس لئے  
بھی کہ ہم اپنے پیدا کردہ کثیر التعداد  
شہروں اور بستیوں کی چاریائیوں اور انسانوں کو  
صفائی کا نتظام بارش پانی پلائیں اور یہ امر بھی  
کے پانی سے

زندگی کی پیدائش اور زندگی کے قیام کا باعث ہی  
نہیں - بلکہ شہروں اور بستیوں کی صفائی کا اہم  
کام بھی اسی سے لیا جاتا ہے - بارش کی وجہ سے  
مکانات اور گلیاں پورے طور پر دھل جاتی ہیں  
اور درختوں کے منہ دھل جاتے ہیں فضا کے گردو  
غبار دور ہو جاتے ہیں - پانی کے ذریعہ اور سورج

کے ذریعہ گویا خدا تعالیٰ نے ایک محاکمہ صحت و صفائی قائم کر رکھا ہے جو دنیا بھر کی صحت کو قائم رکھنے کا ضامن ہے۔ سورج چرائیم کو تباہ کر دیتا ہے اور پانی تمام قسم کی غلاظت کو بہا لے جاتا اور امن طرح طہارت و نظافت پیدا کرتا ہے۔

پانی کے دیگر فوائد پانی سے انسان اپنا بدن اور قیام زندگی کے اور کپڑے صاف رکھتا ہے۔ پانی سے امن کا مکان صاف کیا جاتا ہے۔ پانی وسيع انتظامات سے جہاز روزانہ دھلتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَإِنْ لَهُمَا مِنَ الْمُسْمَاعِ مَا عَطَاهُمْ وَرَأَ

خدا تعالیٰ نے ایک حیرت انگیز نظام عالم پیدا کیا ہے جس سے اسکی قدرت اسکے علم اسکی حکمت اور اسکا رحم و کرم ہمارے مشاہدے میں آتا رہتا ہے پانی کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ ہوا کو خوشگوار بنا دیتا ہے ہوا جو پانی کی نمی کو جذب کر لیتی ہے اس کی وجہ سے انسان کی جلد نوم رہتی

ہے۔ ورنہ اسکا چہرہ سکڑ کر بدنما ہو جائے اور انکی جلد خشک ہو جائے اور تمام حیوانات کی جلد خشک ہو جائے اسی طرح درختوں کی چھال اور ہٹے خشک ہو جائیں اور خوشنما مناظر بدنما ہو جائیں خدا تعالیٰ نے جہاں پر زندگی پیدا کی وہاں اسی نے اس زندگی کی نشو و نما کے علاوہ اسکی حفاظت کے لئے طرح طرح لکھ سامان بھی پیدا کر رکھے ہیں۔ پانی کے اندر خدا تعالیٰ نے نہایت کار آمد خصوصیتیں رکھی ہیں یہ بخارات بنکر ہوا کے ہمراوون پر بادلوں کی شکل اختیار کرتا ہے اور میدانوں میں بارش کے رنگ میں اترتا ہے اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف بنکر ممکن ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ بخارات کی طرح لطیف بھی بن جاتا ہے اور پہاڑوں پر برف بن کر پتھر کی طرح میخت ہو جاتا ہے اس طرح پہاڑوں پر وسیع ہیمانے پر پانی کے ذخیرے جمع کر دئے جاتے ہیں۔ جن سے موسم گرماء میں میدانوں کو ہانی بہم پہنچایا جاتا ہے یقیناً خدا ہی نے زندگی پیدا کی اور وسیع ہیمانے پر ایسے انتظامات قائم کر رکھے ہیں جو اس زندگی کی نشو و نما اور اسکی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

## مطالعہ کائنات سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان

مطالعہ کائنات سے قرآن کریم کی ان آیات کے ذات الہی پر بصیرت مطالعہ سے جنکا ذکر اوپر آچکا ہے عیان ہوتا ہے و ایمان پیدا ہوتا کہ یقیناً یقیناً خدا تعالیٰ ہی

اس کائنات کا خالق ہے اور اسی کی حکومت اس کائنات ہر ہے اور وہ اپنی خلوقات کی ہر روش اور نشو و نما کے علاوہ انسان کی ربویت اور تربیت کے لئے اسکو اپنی کائنات کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتا ہے ۔ تا کہ انسان اس کی ذات و صفات کا عرفان حاصل کرے اور بصیرۃ کے ساتھ اس پر یقین و ایمان لائے اور دل سے اس کے ساتھ محبت کرے اور خلوص کے ساتھ اس کی فرنبرداری کرے ۔

خدا تعالیٰ کی طرف اس ضمن اس امر کی طرف سے بندے کی رہنمائی توجہ دلانا از بس ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے بندے کی رہنمائی فرماتا

ہے اور اس کے ساتھ محبت کے تعلقات بھی پیدا کرونا  
چاہتا ہے۔ اس غرض کے ہیش نظر اللہ تعالیٰ بار  
بار فرماتا ہے

ذالکرم اللہ ربکم - ذالکرم اللہ ربکم  
اور فرماتا ہے

هـ و مـوـلـکـمـ فـنـعـمـ السـمـوـلـیـ وـ نـعـمـ النـصـیرـ -  
خدا تمہارا دوست ہے تمہارا حامی و ناصر ہے اور  
فرماتا ہے

اذکـرـوـنـیـ اـذـکـرـ کـمـ

تم مجھے یاد رکھو گے تو میں تمھیں یاد رکھوں گا  
اور وہ یقیناً اہنے برگزیدہ بندوں کو یاد رکھتا ہے  
اور فرماتا ہے

اشـکـرـواـلـیـ اـشـکـرـ کـمـ

میرے شکر گزار بنے رہو میں تمہاری قدر کروں گا  
اور فرماتا ہے میرے بندے جو مجھ سے محبت کرتے  
ہیں میں ان سے محبت کرتا ہوں  
یـحـبـہـمـ وـ یـحـبـوـنـہـ

**ربوبیت، رحمانیت** اس کے علاوہ فرمانا ہے میں اور رحیمیت کا نظارہ تمہارا خالق ہوں اور تمہیں پیدا کرنے کے بعد کائنات میں

تمہارا رب ہوں اور رب کے معنے ہیں تسلیم جائے ترقی کے سامان مہیا کر کے انسان کو کمال تک پہنچانے والا اور فرماتا ہے تمہارے ارتقاء کے لئے ہم نے ساری کائنات تمہاری خدمت میں لگا رکھی ہے اور اتنے احسانات کے بعد ہم الرحمن ہیں اور الرحیم ہیں تخلیق اور ربوبیت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت بھی تمہارے حق میں سر گرم عمل ہے اس کی رحمانیت نے تمہیں اعلیٰ درجے کے قوی اور استعدادیں عطا کیں اور اسی طرح اسکی رحمانیت نے تمہارے لئے سورج - قمر ہوا - ہانی - اور آسمان و زمین کی تمام چیزیں تم کو عطا کیں اور اس کی رحمانیت نے جو قوی اور استعدادیں تم کو عطا کر رکھی ہیں اگر انکو صحیح طور پر استعمال کرو تو اسکی رحیمیت کثی گنا تمہاری سعی کا معاوضہ دیتی ہے -

صفات الہی کو خدا تعالیٰ کی صفات کے سامنے رکھنے سے اس بیان سے دل خدا تعالیٰ دلوں پر اللہ تعالیٰ کی معرفت سے معمور ہو جاتے ہیں۔ ایسی لئے سورہ فاتحہ میں جس کو مسلمان کا نقش

بار بار اپنی نمازوں میں دھراتے ہیں ان صفات الہی کا ذکر کیا گیا ہے وہ ذکر یوں ہے :-

الحمد لله رب العالمين - الرحمن الرحيم

ان صفات کو دن رات سامنے رکھنے سے ہمارے دل پر یہی نقش مضبوط ہو جاتا ہے کہ خدا محبت ہی محبت ہے اور کرم ہے اور اگر ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ ہمارا مالک ہے اور مالک کو اپنی مخلوق اور اپنی مربوب چیز سے محبت ہوتی ہے وہ اسکو بگڑتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ امن لئے وہ مالک یوم الہدیں جہاں ہم کو اچھے کاموں کا معاوضہ دیتا ہے وہ برے کاموں کے کرنے پر محبت سے ہماری تادیب بھی کرتا ہے۔ تاکہ ہماری اصلاح ہو جائے اور وہ بطور مالک کے ستار ہے اور غفار ہے۔ ہماری

ہر دہ ہوشی بھی کرتا رہتا ہے اور ہم کو معاف بھی  
کرتا رہتا ہے اور ہم کو بتاتا ہے ۔

لَسْمَ اللَّهِ بِظِلَامِ الْمُجْيَّدِ ۔

نیک و بد اعمال | یعنی خدا اپنے بندوں پر  
کا پہل اور توبہ کا ناحق ظلم نہیں کرتا ۔ بلکہ  
اثر | وہ ہر نیکی کی قدر کرتا ہے  
وَ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَةٍ خَيْرًا يُبَرَّهُ وَ مَنْ  
يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَةٍ شَرًّا يُبَرَّهُ ۔

نیکی کس قدر بھی تھوڑی ہو ضرور ہے کہ انسان  
کے سامنے اسکا اچھا معاوضہ آجائے اور بدی کس قدر  
بھی خفیف ہو ضرور ہے کہ اسکا برا معاوضہ  
انسان کی آنکھوں کے سامنے آجائے اور فرماتا ہے

إِنْ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ

نیکوکار لوگوں پر ہماری رحمت سایہ افگن رہتی ہے  
وہ غلطی کر بیٹھیں تو توبہ کے ذریعہ سے اپنی  
اصلاح کو لیتئے ہیں اور خدا تعالیٰ ہر ان کے ماتھے  
رحمت و کرم کا سلوک کرتا ہے توبہ کے معنے ہیں  
اپنے کشے ہر نادم ہونا ۔ ندامت کی آگ سے گناہ جل

جاتے ہیں جس طرح سے بیمار آدمی دوائی سے صحبت میں ہو  
 جاتا ہے - اسی طرح توبہ سے روحانی صحت واپس  
 آ جاتی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی رضا کا موجب بنتی  
 ہے - غفار اور ستار مبالغہ کے صبغے ہیں یعنی  
 خدا تعالیٰ کے عفو و غفر اور ستاری کی کوئی  
 حد و نہایت نہیں ہے - ابوذر جس کا نام جنبد تھا -  
 غفار قبیلہ کا فرد تھا - وہ نہایت دلیر ڈاکو تھا  
 جب حضور نبی کریم صلیعہ کی صحبت سے مستفیض ہوا  
 تو حیرت انگیز طریق پر حق ہرستی اور صلاحیت  
 پسندی میں کمال کو پہنچ گیا - وہ جو ڈاکہ ڈال کر  
 غیروں کی دولت سمیٹ لیتا تھا اب دولت کو دوسروں کی  
 خاطر لٹا دینے کے بے بناہ جذبہ کا مالک بن گیا -

قرآن میں نعمائی خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو  
 الہی کا ذکر اور قریب لانے کے لئے ان کو  
اسکا مقصد کبھی کہانے پہنے کی چیزوں  
 کی طرف توجہ دلاتا ہے اور کبھی رات اور دن کے  
 ایک دوسرے کے پیچھے آنے کی طرف متوجہ کرتا  
 اور بتاتا ہے کہ ہم نے اس طرح تمہارے ائے مختلف  
 موسم ہیدا کر رکھے ہیں اور مختلف موسویوں کے

پھول و پھول اور لبام اور رہائش کی جگہ عطا کر رکھی ہے وہ فرماتا ہے ۔

### فلمی نظر الانسان الی طعامہ

اور فرماتا ہے اختلاف المیل و السنہ اور میں تمہارے لئے عبرت کا سبق ہے اور کہیں یہ فرمایا کہ ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا ۔ کبھی فرماتا ہے کہ ہم نے لوہا تمہارے لئے بطور انعام کے پیدا کیا کبھی فرماتا ہے ہم نے مویشی تمہارے لئے بطور ایک کار آمد نعمت کے پیدا کئے ہیں ۔ ضروریات زندگی کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے ہم نے زمین و آسمان کی تمام برکات تمہارے لئے پیدا کیں اور نرماتا ہے ہماری رحمت کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے

و ان من شیع الا عن دنما خرائی

انسان کی تخلیق اور خدا تعالیٰ ذیل کی چند	زندگی و موت اور آیات میں مختصرًا انسان	سامان معيشیت وغیرہ کی ماری زندگی کی	پر خدا تعالیٰ کی مایحتاج کا ذکر کرتا	ہے تاکہ انسان اپنے رحیم حکومت
--	--	-------------------------------------	--------------------------------------	-------------------------------

و کریم مولیٰ کو یاد رکھے ۔

الواقعہ ۶ آیات ۵۹ تا ۷۷ میں فرماتا ہے  
 نحن خلقنا کم فلو لا تصدقون  
 افراستم ما تمثون - انتم تخلقونہ ام  
 نحن الخالقون نحن قدرنا بینکم الموت  
 وما نحن بمسیب وقیین افرائیتم ما تحرثون -  
 انتم تزرعونہ ام نحن الزارعون لو نشاء  
 لجعلناه حطاما فظلتیم تفکھون  
 افراستم السماء الہی شریبون - عانتم انزلتموه  
 من المزن ام نحن الممنزلون لو نشاء لجعلناه  
 اجاجاً فلو لاتشکرون افراستم النار الہی  
 تورون - عانتم انشا تم شجر تھا  
 ام نحن المنشئون نحن جعلناها تذکرة  
 و مستاعا للممدوین فسبح باسم ربک العظیم -  
 ان آیات میں سب سے پہلے انسان کی تخلیق کا ذکر  
 کیا ہے۔ انسان نہ ہی اپنے آپ کو پیدا کر  
 سکتا ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو اپنی خواہش کے  
 مطابق پیدا کر سکتے پر قادر ہے۔ انسان پیدائش  
 کے بعد اپنے آپکو اور اپنی اولاد کو موت سے کسی طرح  
 نہیں بچا سکتا پھر زندگی کے بعد زندگی کے قیام کے  
 لئے جو اشیاء ضروری ہیں ان کا ذکر کرتا ہے

مثلاً غله جات وغیره وغیرہ اس پر انسان کا تصرف اسی قدر ہے کہ وہ زمین میں بیج پھینک دے اگر اس بیج کے کو اگانے اور اس کو بار آور کرنے لئے خدا کی پیدا کردہ زمین - ہوا اور سورج کی روشنی اور گرمی مل کر اس بیج کی ہرورش میں مصروف نہ ہو جائیں تو وہ بیج اگ نہیں سکتا اور جب تک اس بیج کے اندر خدا تعالیٰ نے ہورا ہو دا بننے یا ہورا درخت بننے اور بار آور ہونے کی استعداد ہی نہ پیدا کر رکھی ہو اس وقت تک انسان بیج کو اگانے اور بار آور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا - انسان ہر زمین میں ہر غلمہ اور ہر پہل دار درخت اگانے پر قادر نہیں ہے - پھر کھیت اور باغ پر جو آفیں آتی ہیں - ان سے اپنی کھیتی کو بچا نہیں سکتا - اسی طرح وہ اپنی معیشت کے سامان کو تباہی سے نہیں بچا سکتا وہ ہر زمین میں ہر چیز پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا - بلکہ جب تک مناسب زمین اور مناسب آب و ہوا میسر نہ آجائے انسان اپنے ارادے اور اپنی لیاقت سے حسب منشا غلمہ جات اور حسب منشا پہل اور ہبھول پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا جس طرح اپنی خواہش کے مطابق اپنی اولاد پیدا

کرنے پر قادر نہیں اسی طرح سے اپنی مرضی سے زندگی کے تمام سامان پیدا کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا اور وقت گزرنے پر جس طرح سے نباتات پر انحطاط کا زمانہ آتا ہے اسی طرح اسپر اور اسکی اولاد پر انحطاط و تنزل کا زمانہ آتا ہے جنکے روکنے پر اسکو قدرت حاصل نہیں ہے ۔ معلوم ہوا ان امور کی عنان حکومت و تدبیر خدا کے ہاتھ میں ہے وہ فرماتا ہے ہم نے انسان کو با اختیار بنایا ہے اور آسمان زمین کی چیزوں کو اپنے استعمال میں لانے کی اسے صلاحیت عطا کر رکھی ہے تا ہم اسکا اختیار محدود ہے اس پر خدا کی حکومت ہے جیسا کہ فرمایا

### و هـو الـقـاـهـر فـوـق عـبـادـه

یعنی اس کائنات میں جو سب سے زیادہ افضل و اعلیٰ اور سب سے زیادہ ذہین ہے وہ انسان ہے ۔ لیکن اس ذہین صاحب ارادہ ہستی پر بھی ہماری حکومت ہے ۔

پانی پر خدا کی اس کے بعد فرماتا ہے ۔ غذا حکومت کے ساتھ تم ہانی پیتے ہو کیا تم اس کو بادل سے اتارتے ہو یا اللہ تعالیٰ

اپنی قدرت سے پانی جیسی نعمت تمہارے لئے نازل فرماتا ہے - پھر یہ پانی کسی کسی جگہ کڑوا ہو جاتا ہے جو کھیتی لئے مفید نہیں ثابت ہوتا - انسان کڑوے کنوں کے پانی کو میٹھا بنانے پر قدرت نہیں رکھتا - بہت سے مقامات پر ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں - ان میں سے بعض مقامات کے ٹیوب ویل کا پانی کھیتی کے لئے مفید ثابت نہیں ہوتا - امن کا علاج کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے - خدا تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ ہر نعمت جو ہم انسان کو عطا کرتے رہتے ہیں وہ چھینی بھی جا سکتی ہے اس کے پیدا کرنے پر انسان کو قدرت حاصل نہیں اور نہ اس کے چون جانے کا تدارک کر لینا اس کے بس میں ہے

آگ کی اہمیت انسانی اس کے بعد فرمایا کہ غلمہ زندگی میں اور اس سے کہانا تیار کرنے کے پر خدا کی حکومت لئے آگ کی ضرورت ہے -

فرماتا ہے - یہ آگ جو تم جلاتے ہو کیا اس کو تم نے پیدا کیا ہے - آگ درخت سے پیدا ہوتی ہے کیا تم درخت اگائے کی طاقت رکھتے ہو - اور کیا

تمہیں یہ قدرت حاصل ہے کہ درختوں میں energy کا ذخیرہ کرتے رہو نہیں ایسا کرنا تمہاری طاقت سے باہر ہے ۔ اس سبز درخت میں ہم نے آگ جمع کر رکھی ہے یہ ہرا بھرا درخت جسکے سایہ سے ٹھنڈک مسیر آتی ہے اور جسکے بعض ہملوں سے زائد حرارت دور کی جاتی ہے آگ کا ذخیرہ ہے آگ کے بغیر نہ تمہارا کھانا تیار ہو سکتا ہے اور نہ بعض مشروبات تیار ہو سکتے ہیں نہ تمہاری ریلیں چل سکتی ہیں نہ تمارے کارخانے جاری رہ سکتے ہیں ۔ غرض یہ درخت سورج سے اپنے اندر جمع کرتے رہتے ہیں ۔ سبز درخت energy فی الحقيقة آگ ہی آگ ہیں ۔ جیسا کہ فرمایا وجعلنا لکم من الشجر الأخضر نارا زندگی اور اسکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیام کی چیزوں میں اپنی زندگی پر اور زندگی کے خدا کی ہستی کا ذشان قیام کے لئے جو ضروری اشیاء ہیں ان پر غور کرو تو تمہیں خدا نظر آہانا چاہئے ۔ کیا ف تکفرون بالله و کفراً نہ امواتاً فاحسیاً کم ۔

خدا کا انکار کیسے ہو سکتا ہے جب کہ اس نے تم کو زندگی جیسی نعمت عطا کی اور پھر زندگی کے قیام

کے لئے خلق لکم مافی الارض جمیعاً -  
 زمین کی تمام نباتات تمہارے لئے اسکی معدنیات  
 تمہارے لئے - اسکے کھیت اور باعث تمہارے لئے -  
 اسکے پہاڑ اور دریا تمہارے لئے - اسکے سمندر اور  
 سمندر کی مچھلیاں تمہارے لئے پیدا کیں - یہ  
 کیسے ہو سکتا ہے - کہ ایسے محسن خدا کا انکار  
 کر دو - پھر فرمایا

و من آیاتہ ان تقویم السموات والارض باذنه -  
زمین و آسمان کا قیام جس گھر کے فرش پر تم  
خدا کے ہاتھ میں - رہتے ہو اور جس گھر کی  
 چھت کے نیچے تم رہائش پذیر ہو - یہ خدا کے  
 حکم سے اور امن کے فضل سے تمہاری خاطر قائم و  
 دائم ہے تم خود نہ فضا کے سیاروں کو قائم رکھہ  
 سکتے ہو اور ہے زمین کو آباد کرنے پر قادر ہو -  
 اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ یوں  
 بیان فرمایا ہے - اللہ الذی رفع السموات بیغیر عمد  
 ترونہا یعنی اللہ وہ قادر مطلق ہے - جس نے آسمان  
 کے اجرام کو بغیر کسی ایسے سہارے کے اونچا  
 کھڑا کر رکھا ہے جو تم کو نظر نہیں آتا - یہ  
 سیارگان بغیر سہارے کے فضا میں معلق ہیں - اور

معلق ہی نہیں بلکہ جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے ۔  
 اپنے اپنے مدار ہر سرعت سے تیرتے ہوئے جا رہے ہیں  
 خدا تعالیٰ نے ان میں توازن پیدا کر کے اپنے کمال  
 قدرت اور کمال علم کے متعلق شہادت پیش کی ہے  
 ان کے مختلف حجم ہیں اور ان کے درمیان فاصلے  
 بھی مختلف ہیں ۔ یہ دو امور ان میں توازن پیدا  
 کرنے کا باعث ہیں ۔ ریاضی اور فزکس کے تمام  
 قواعد امن صنعت میں کام کر رہے ہیں ۔

## عالہگیر مذہب اور اسکی تعلیمات

تمام اقوام خدا کا خدا تعالیٰ اپنی ذات و  
کتبہ ہیں اور سب صفات کا بیان کرنے کے  
کے ساتھ ہمدردی بعد قرآن کریم میں اپنی  
عالہگیر تعلیمات کا ذکر ضروری ہے

بھی کرتا ہے۔ کہ وہ واحد یگانہ ہے اور وہی  
کائنات کا خالق و مالک ہے اور اسی کے قبضہ میں  
زمین و آسمان کی بادشاہت ہے۔

لہ ملک السماوں والارض

اور وہ تمام اقوام کا خالق اور ربویت کرنے والا  
ہے۔ اور اسکی نگاہ میں ساری اقوام عالم ایک قوم  
کا حکم رکھتی ہیں جیسا کہ فرمایا۔

کان النّاس امة واحده

اور فرمایا جب ہم سب قوموں کی ربویت کرتے  
ہیں تو سب قومیں ہماری نگاہ میں ہمارا کتبہ ہے۔

ہم چاہتے ہیں اس کتبہ کے افراد ایک دوسرے کے  
بھائی بنکر رہیں اور ایک دوسرے کے سچے ہمدرد  
ٹابت ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا -

الْمُخْلُوقُ عِيَالُ اللَّهِ فَإِنْ أَحْبَبْتُمُ الْأَنْفُسَ  
أَنْفُسَكُمْ لِعِيَالِ اللَّهِ - ماری انسانیت خدا کا کتبہ ہے -  
جو شخص تم میں سے خدا کے عیال کے ساتھ دلی  
محبت کریگا اور انکو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائیگا  
وہی خدا کا پیارا ٹھہریگا اور فرمایا کہ خدا ایک  
ہے اور ماری انسانیت کے لئے اس نے ایک جیسے  
احکام دئے ہیں اور سب کے حقوق کی حفاظت کرنے  
کا حکم دیا ہے - اس طرح سے اس نے قوموں کے  
اندر حقیقی مساوات پیدا کی ہے - یہ حقیقی مساوات  
جو مسلمانوں کے اندر پائی جاتی ہے - مشرق و مغرب  
کی قومیں اسکا مشاہدہ کرتی ہیں اور انہوں رشک کرتی  
ہیں

سب قوموں کے لئے پھر فرمایا جس طرح ہماری	جسمانی و روحانی
مادی نعماء سب قوموں	
لئے ہیں - اسی طرح ہماری	

روحانی نعمتیں بھی سب کے لئے ہیں - چنانچہ ہم نے

سب قوموں کو دماغی استعدادیں پکسان طور پر  
عطای کی ہیں۔ اور جسمانی بارش سب کے لئے  
مہیا کی جاتی ہے اسی طرح روحانی بارش کا پانی بھی  
بشكل آسمانی کتاب ساری قوموں کو عطا کیا اور  
ساری قوموں میں ہادی اور رسول پیدا کئے۔  
اسواسطے حقیقی طور پر جو شخص خدا کو واحد  
ماننا ہے اس کا فرض ہے کہ ساری قوموں کے  
رہبروں اور راهنماؤں کی دل سے تعظیم کرے اور  
انکی آسمانی کتابوں کو سچا تسلیم کرے اور  
فرمایا۔

و ما ارسلنا من قبلک من رسول الا  
نوحی الیہ انه لا اله الا انا فاعبدون۔

سب قوموں کو ایک | یعنی تمام قوموں کے پیغمبروں  
ہی تعلیم دی گئی | نے ایک ہی تعلیم دی ہے کہ  
اسلئے ایک قوم خدائے واحد کی پرتش کرو  
اور اسکی مخلوقات سے دل دوسرا کو حقیر نہ  
ہمدردی کرو اور یہی

سمجھ

اسلام کی تعلیم ہے کسی انسان کو نہ چاہئے کہ وہ  
امن قسم کے غیر مفید خیالات دل میں بٹھائے رکھے کہ  
صرف میرا ہی مذہب سب دینوں سے اچھا ہے۔ اور

میری ہی قوم سب قوموں سے اچھی ہے اور میرا  
وطن سب وطنوں سے اچھا ہے اور میری ہی بولی  
سب بولیوں سے اچھی ہے ۔ اور فرمایا انہے انہے  
بزرگوں کی محبت میں مستغرق ہو کر ایک درس سے  
پر اپنی فضیلت نہ قائم کرو ۔ کیونکہ ہر ایک  
قوم کے رسول کو وہی ایک پیغام دے کر بھیجا گیا  
تھا ۔ جو مہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے ۔  
اس لئے انہے بزرگوں کو خصوصی فضیلت دیکر  
دوسری قوموں کو حقیر و ذلیل نہ سمجھو فرمایا ۔

شَرِعْ لِكُمْ مِّنَ الْمِدِينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نَوْحًا  
وَالَّذِي أَوحَيْنَا إِلَيْكُمْ

وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ  
إِنَّ أَقْيَمَمْ وَالْمِدِينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ

یعنی خدا تعالیٰ نے وہی دین نوح کو دیا جو  
دین مہد رسول اللہ صلیم کو بذریعہ وحی دیا گیا اور  
جس کی وصیت ابراہیم کو کی گئی اور موسیٰ اور  
عیسیٰ کو کی گئی کہ ایک ہی دین ہر قائم رہو اور  
تفرقہ کرنے سے بچو ۔

عالیگیر مذہب کی ان آیات کا مطالعہ واضح  
بین الاقوامی تعلیم کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے  
 قرآن کریم کے ذریعہ سے ایک عالیگیر مذہب کی  
 نشاندہی کی ہے ۔ چنانچہ فرمایا ۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْ إِلَى كَامِةٍ  
 سَوَاءٌ بِسِنَنٍ وَّ بِسِنَكُمْ إِلَّا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا  
 نَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَعَبَّدُ بِعَصْنَمٍ إِلَّا بِعِضًا  
 أَرْبَأْ بِأَمْنٍ دُونَ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلُّوْا فَقُولُوا اشْهِدُوْا  
 بِإِنَّا مُسْلِمُوْنَ (۶۳-۶۴)

یعنی تمام اہل کتاب کو ایک بین الاقوامی  
 دین پر قائم ہو جانے کی دعوت دو اور کہو آؤ ہم  
 ایک بات پر متفق ہو جائیں کہ صرف ایک خدا کی  
 عبادت کریں گے اور اسکے ساتھ کسی غیر کو شریک  
 نہ ٹھہرائیں گے اور انسانوں کو خدائی درجہ نہ دیں گے  
 اگر یہ لوگ اس بات پر اتفاق کر لیں تو فبھا اور  
 اگر یہ لوگ اعتراض کریں تو ان پر واضح کر دو  
 کہ ہماری تعلیم اسلامی ہے اور ہم اس تعلیم پر  
 بطور مسلمان قائم ہیں ۔

## اسلام میں تمام انسانوں حضور مسیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو ایک کے حقوق برابر ہیں

عالیمگیر دین دیا ہے اور آپ خدا کی توحید سے قوموں کے اندر وحدت پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے ۔ حضور نے ایک عظیم الشان سلطنت کی بنیاد ڈالی اور اس سلطنت میں ہر انسان کے لئے ایک ہی قسم کے قواعد جاری و ساری کئے ۔ اور ہر انسان کے حقوق برابر قرار دئے اور مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لئے امن و آرام اور پوری آزادی کی زندگی بسر کرنے کے قواعد نافذ فرمائے ۔ غیر مسلموں کے لئے فرمایا

لهم ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ ۔ فا و فوا  
بیعہم ۔ و قاتلوا من و راعہم ولا تکلفوهـم  
فوق طاقتـهـم حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اخوت عامہ قائم کر دکھائی جو مساوات کے لئے مشہور اور رشک عالمیان ہے ۔ اور حضور نے فرمایا

هر انسان عزت کا مستحق ہے ۔

فلاح و سعادت کا فرمایا ولقد کرمـنا بـنـی اـنـحـصار اـعـمـال صـالـحـہ آدم ۔ ہم نے بنی آدم کے پر پیدا کیا ہے ۔ اور فرمایا ہر قوم میں نیک انسان ہائے جاتے ہیں اور فرمایا

لیس با ما نیکم ولا اسانی اهل الكتاب  
 من یہ عمل سوء یہ جز بہ اور من یہ عمل من  
 الصالحات من ذکر او انشی و هو موقمن فاؤٹنک  
 یہ خلدون الجنة ولا یظلموں نقصیرا -

اے مسلمانوں فلاح و سعادت تمہاری آرزو پر  
 منحصر نہیں اور نہ ہی اهل کتاب کی آرزوں پر  
 اس کا انحصار ہے سعادت و فلاح کا انحصار اعمال پر  
 ہے - کوئی فرد کسی قوم سے تعلق رکھتا یا  
 کسی مذہب کا پیرو ہو سب کے لئے فلاح و سعادت  
 کے حصول کا ایک ہی طریق ہے اور ایک ہی قانون  
 ہے اور وہ اعمال صالح ہیں -

نبی کی دشته داری | لیکن جو شخص بھی بدی کا  
 بد اعمالی کی سزا سے | ارتکاب کریگا وہ سزا ہائیگا -  
نہیں بچا سکتی - | جس کے ضمن میں حضور نبی  
 کریم صلیعہ نے فرمایا انی اخاف ان عصیت ربی عذاب  
 یوم عظیم - اگر میں خدا تعالیٰ کے کسی حکم  
 کی نافرمانی کروں تو مجھے سزا ملیگی اور اسی طرح  
 سے فرمایا میں بیٹھی کو بھی سزا ملیگی اگر وہ  
 ارتکاب گناہ کرے اور اعلان کر دیا کہ میرے قریبی

رشته دار اگر خدا کی نا فرمانی کریں تو وہ سزا سے نہ بچ سکیں گے - چنانچہ ریکارڈ کر دیا کہ تبّت یہا ابی لے-ہ-ب - حضرت کا حقیقی چچا ابو لهب سزا پا گیا اور حضور کی چچی جمیلہ بھی سزا پا گئیں کیونکہ وہ دوفوں خدا کے نا فرمان پائے گئے -

**نیک عمل اور خدا** اس کے بر عکس جو خدا خوفی سے حیات طیبہ اور جنت کا حصول اختیار کریگا - اس کو خدا

تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا الہی نصیب ہوگی - اور فرمایا خدا خوفی اور نیک عمل کی زندگی کا نتیجہ لازمی طور پر راحت ہے - اس کو جنت کہتے ہیں یا ابدی زندگی کہتے ہیں چنانہ فرمایا

من عمل صالحًا من ذکر او آنسی  
فـ لـ مـ حـ حـ يـ يـ نـ هـ حـ يـ وـ اـ طـ يـ بـةـ (النـ جـ لـ ۱۶ - ۳۹)

یعنی مرد ہو یا عورت جو بھی نیک عمل کی زندگی اختیار کریگا ہم اسکی زندگی پر لطف اور پر مسرت بنا دینگے اور اسی طرح فرمایا -

ان الله مع الذين اتقوا والذين هم  
مـ حـ مـ سـ نـ وـ نـ - خـ دـاـ تعـالـیـ کـیـ معـیـتـ انـکـوـ نـصـیـبـ

ہوگی جو خدا خوف ہوں اور جو خدا کی مخلوق ہوں  
احسان کرنے والے ہوں ۔

اور فرمایا جو شخص بھی عزت حاصل کرنا  
چاہے وہ یاد رکھئے عزت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں  
ہے اس کے حصول کا طریق یہ ہے کہ صحیح نظریات اور  
صحیح معتقدات خدا کے ہان شرف قبولیت حاصل کرتے  
ہیں اور نیک اعمال انسان کو عزت کے اونچے  
مقام تک پہنچاتے ہیں ۔

اسلام کی عالمگیر جس طرح خدا تعالیٰ نے  
کائنات کا مطالعہ کرنے کا حکم  
کی طرف سے نازل | تعلیمات رب العالمین  
دیکر انسان کی رہبری کی  
ہے اور اسکو اپنی ذات کا  
شلدہ ہیں ۔

عرفان بخشنا ہے ۔ اسی طرح اسلام کی عالمگیر تعلیمات  
پر غور کرنے کا حکم دیکر انسان پر اس امر کو  
روشن کر دیا ہے کہ یہ ہمہ گیر تعلیمات اسلامیہ  
کسی انسان کے دماغ کا اختراع نہیں ہو سکتیں بلکہ  
یہ اس مبدأ فیض کی جناب سے نازل کی گئی ہیں جو  
رب العالمین ہے اور جس کی نازل کردہ کتاب ان  
ہو الا ذکر للعالمین ہے یعنی تمام قوموں کے لئے

اس میں ہمہ کیر تعلیم ہے جس شخص کو اسکی  
نشاندہی کے لئے اپنا سفیر مقرر کیا ہے وہ کسی ایک قوم  
کے لئے پیغمبر بنکر نہیں آیا بلکہ اُسکو حکم دیا  
گیا ہے کہ وہ ذیل کا اعلان کرے -

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ الْكَرِيمِ  
جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

یعنی اے لوگو میں تمام قوموں کے لئے پیغام  
لیکر آیا ہوں اس خدا کی جناب سے جس کی سلطنت  
کی وسعت ساری کائنات کو اپنے اندر لئے  
ہوئے ہے ۔ خدا تعالیٰ کی یہ عطا کردہ تعلیمات  
اہل دنیا کے سامنے ہیں ۔ اہل دنیا کو چاہئے کہ  
ان معقول اور مفید تعلیمات کو اپنائیں ۔ اور دنیا  
میں امن قائم کریں ۔

## خدا تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز اندازے سے پیدا کی

ہر چیز کا اندازہ اور کائنات کی ہر چیز خدا تعالیٰ  
ستاروں اور سیاروں کی تخلیق کی مراہون منت ہے۔  
میں توازن۔

ہر چیز کے لئے ایک خاص اندازہ مقرر کیا ہے زمین  
کے خشک حصے کے رقبہ کے لئے بھی ایک اندازہ  
ہے اور سمندر جو اس حصہ سے کوئی نین گما بڑا  
وہ یہی اندازہ سے پیدا کیا ہے۔ آسمان کے سیاروں  
کے حجم اور ان کے وزن اور ان میاروں کے درمیانی  
فاصلے اندازے سے مقرر کئے گئے ہیں ان اندازوں کی  
برکت سے ان میں ایسا توازن پیدا کر دیا گیا ہے  
کہ وہ فضاء میں متعلق رہ سکیں اور گرنے نہ پائیں  
اسکو خدا تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

وَالسَّمَاءُ رَفِيعٌ هَا وَوَضَعَ السَّمَاءَ زَانَ

آسمان کے سیاروں کو بلندیوں پر کھڑا کیا

سیاروں کا فضا میں اور ان میں توازن ہیدا کیا۔  
اس حقیقت کو ایک دوسری  
آیہ میں بھی بیان فرمایا  
تیز رفتاری

ان اللہ خلائق السموات بغیر عمد تسو نہیں  
خدا تعالیٰ کی قدرت اور علم کا اس سے اندازہ  
لگاؤ کہ اس نے آسمانی سیاروں کو بغیر ایسے  
ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں قائم کر رکھا ہے  
پھر اپنی غیر محدود قدرت اور اپنے وسیع و محیط  
علم کی طرف توجہ دلانے کے لئے فرمایا۔  
و کل فی فلک یسیب چون -

یہ سیارے فضا میں صرف معلق ہی نہیں ہیں  
بلکہ نہایت تیز رفتاری سے اپنے اپنے مدار پر تیزترے  
ہوئے جا رہے ہیں -

سورج کا چکر اور والشمس تیجری لمحہ مستقر  
لها۔ والقمر قدرنما منازل  
انکی رفتاروں کی قمر کے سفر کے لئے اندازے  
سے منازل مقرر کر دی گئی  
تاشرین

ہیں۔ وہ پابندی وقت سے ان منازل کو طے کرتا  
چلا جاتا ہے۔ اور سورج سارے نظام شمسی کو

اپنے ساتھ لئے ہوئے کسی دوسرے سورج کے گرد  
طواف کرتا ہوا چل رہا ہے ہر سیارہ اپنے اپنے مدار  
پر تیرتا ہوا جا رہا ہے جو خدا تعالیٰ کی قدرت  
اسکے علم اور حکمت پر دلالت کرتا ہے ۔

ان سیاروں کی مختلف تاثیریں ہیں ہماری زمین  
ان تاثیروں کے فیض سے ہی آباد و شاداب ہے

یہ خدا تعالیٰ کے تجویز کردہ اندازے ہیں  
جن سے اسکا رحم و کرم و فضل منعکس ہے ۔

ذلک تقدیر العزیز الحکیم

سورج اور زمین کے سورج کو اللہ تعالیٰ نے زمین  
فاصلہ میں برکات سے نوے کروڑ پچاس لاکھ  
میل ہر رکھا ہے ۔

اگر اس فاصلے کو تھوڑا سا کم کر دیا جائے  
تو سورج کی موجودہ روشنی اور حرارت جو نباتات  
اور حیوانات کے لئے بہت بڑی برکت کا باعث ہیں  
ان کی ہلاکت کا موجب ہو جائے ۔ زمین جل کر  
خاکستر ہو جائے اور اسکی موجودہ رونق کا لحمد ہو  
جائے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا مقرر  
کردہ فاصلہ موجب صد برکات ہے ۔

سمندر اور زمین کے اسی طرح سے اگر سمندر کا موجودہ رقبہ کم کر دیا جائے تو دنیا کی موجودہ تناسب کے فوائد آبادی اور شادابی جو ہانی و برکات

کی بہم رسانی کی وجہ سے ہے تباہ و برباد ہو جائے۔ اگر سمندر کی وسعت میں کمی واقعہ ہو جائے تو خشکی کا رقبہ بڑھ جائیگا یہ ضرور ہے کہ اس رقبہ میں پانی کی بہم رسانی کافی مقدار میں نہ ہو گی نتیجہتاً بنجر علاقے نمودار ہوتے چلے جائیں گے۔

## خدا تعالیٰ کی تقدیر یعنی اندازے پر از حکمت ہیں

ہوا کے موجودہ اسی طرح سے ہوا کا اندازہ  
اندازہ میں برکات

بہبی ہے۔ کرہ ہوائی ساری زمین کے گرد ہے  
اور اسکی بلندی سائنس کی کتابوں میں سو میل لکھی  
ہے۔ آج کل کی تحقیقات اسکی بلندی میں اضافہ  
کرتی ہے یہ وسیع اور بلند ہوا ایک بڑے موئی  
لحف کا کام دیتی ہے گرمی اور سردی دونوں سے  
نباتات اور حیوانات کو محفوظ رکھتی ہے اس  
اندازے میں اگر کمی کر دی جائے تو نباتات و  
حیوانات بالکل برباد ہو کر رہ جائیں۔ پس معلوم  
خدا تعالیٰ کے مقرر ہوا کہ موجودہ اندازہ ہزار  
مکرده اندازہ میں برکت کا باعث ہے خدا  
بہتری اور حکمت

شی فقدرہ تقدیرا - ہر چیز کو ہم نے پیدا  
کیا اور ہر چیز کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا۔ فتحم  
القادرون - دیکھ لو ہم بہترین اندازہ کرنے والے ہیں

ہوا کے ذریعہ ہوا کے سپرد ایک اور خدمت  
ہیواذات اور نباتات میں اضافات  
آکسیجن اور کاربن ڈائی اسی وجہ  
میں ارتباٹ

آکسائیڈ ہیں۔ آکسیجن تمام جانداروں کی زندگی  
قائم رکھنے کا باعث ہے۔ یہ گیس جانداروں کے  
اندر جا کر ان کے خون کو صاف کرتی ہے اور  
خون میں جو زہریلا مادہ بشكل کاربن ڈائی آکسائیڈ  
پیدا ہو جاتا ہے۔ اسکو باہر لے آتی ہے یہ گیس  
نباتات کی خوراک ہے۔ نباتات اسکو اپنے اندر جذب  
کر کے اسکی آکسیجن گیس باہر نکالتے رہتے ہیں جو  
حیوانات کی زندگی کے قیام کا باعث ہے۔ ہوا نے اس  
طرح حیوانات اور نباتات میں نہایت اہم ارتباٹ پیدا  
کر رکھا ہے دونوں ایک دوسرے کی زندگی کے قیام  
کا باعث ہیں۔ ذلیک تقدیر اللہ زیارت حکیم

پانی کی ایک اہم خدا تعالیٰ نے پانی میں کشی  
ایک خاصیات پیدا کر رکھی  
خاصیت

ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ بھاپ بن کر ہوا  
سے بھی زیادہ ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بر عکس  
اس کی قوت انجام داد اسکو پتھر کی طرح مخت بھی بنا

دیتی ہے ہانی کے بخارات بن کر بارش کی شکل اختیار کر کے زمین کی نباتاتی اور حیواناتی زندگی اور اسکی آبادی اور رونق کا باعث بنتا ہے۔ ہر برف کی صورت میں منتقل ہو کر پھاڑوں کی چوٹیوں ہر مسلط ہو جاتا ہے۔ امن طرح برف کے وسیع ذخائر پھاڑوں ہر گویا بزرگوار بن جاتے ہیں۔ جو چشمتوں اور دریاؤں کو ہانی بہم بھنچاتے اور اس طرح سے زمین کی پیداوار میں اضافے کا موجب بنتے ہیں۔ ہانی کے اندر ان ضروری اور مفید خاصیتوں کے پیدا کرنے والی ہستی صاحب تدبیر ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

پید بِرالامر -

اور اسکی تدبیر سلطنت یقیناً سر چشمہ برکات ہے جیسا کہ فرمایا۔ قبـار کَ الـذـى بـيـدـه الـمـلـك  
یعنی جس ہستی کے ہاتھ میں سلطنت کی باگ ڈور ہے اُن کے فیوض نمایاں ہیں حکومت ہو تو با برکت ہو۔

سودج پانی اور ہوا | سورج کی شعائیں جراثیم کے دنیا کی صحت قائم | لئے مم قاتل ہیں اور ہانی جسکو اللہ تعالیٰ نے ماعظہ و را رکھتے ہیں

فرمایا طہارت قائم رکھنے کے لئے بیحد مفید ہے۔ بلکہ کہہ سکتے ہیں کہ ہانی کے بغیر صفائی و طہارت

کا قائم رکھنا با لکل نا ممکن ہے۔ بارش بستیاں کے مکانات۔ گلیاں اور میٹر کیں صاف ستھری کر دیتی ہے۔ اور تمام قسم کی خلاطت اور عفونت کو بھا لے جاتی ہے۔ اسی طرح سے ہوا بھی صحت کے قائم رکھنے میں بہت بڑی خدمت مر انجام دے رہی ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا اور ان کے لئے زندگی کے تمام قسم کے سامان فراہم فرمائے وہاں ایک ایسی وسیع میونسپل کارپوریشن بھی قائم کی۔ جس کی حدود کے اندر ساری دنیا آتی ہے۔

ذاللکب تقد پر العزیز العلیم

# کلام الہی میں ہستی باری تعالیٰ کسی ایک اور دلیل

هر چیز کی تخلیق کا فرمایا ربنا الذی اعطی کل  
مقصد اس کی فطرت شئی حلقہ ثمہدی ہمارا  
میں رکھا گیا ہے خدا وہ ہے جس نے زمین  
و آسان کی ہر چیز کو پیدا کیا اور مخلوق کی  
هر چیز کے لئے ایک وظیفہ مقرر کیا اور ہر ایک  
مخلوق کے مناسب حال اسکی سرشت میں اس وظیفہ  
کے پورا کرنے کی راہبری رکھدی۔ آسمان کے  
سیاروں کی نیچر میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھدی  
ہے کہ وہ اپنی اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کریں  
جیسے کہ فرمایا واوحی انی کل سماء امر ہا  
ہر سیارے کی بناوٹ کے اندر اس کی پیدائش  
کی غرض و غایت پورا کرنے کی صلاحیت و ریعت  
کر دی گئی ہے۔ اسی طرح فرمایا و اوحی ربک الی  
النحل شہد کی مکھی کی سرشت کے اندر یہ نظیر چھتا  
بنانے اور بہولوں سے شہد بنانے اور اپنی حیات

اجتماعیہ کو قائم رکھنے کی صلاحیت رکھدی ہے اور اسی طرح سے چیونٹی سے لیکر اونٹ و ہاتھی تک اور بھیڑیئے وغیرہ سے لیکر چیتے و شیر تک کو ایک فطرت عطا کی گئی ہے اور ان کی زندگی کی غرض ہورا کرنے کے لئے ان کی فطرت میں ہدایت مرکوز کر دی ہے یہ اسی کی ہدایت ہے جسکی بدولت کاظمچہلی مفید تیار کرتی اور صدف اپنے بطن میں موتی کی پرورش کرتا ہے۔ اسی کی ہدایت سے زمین کے بطن میں معدنیات پرورش پاتی ہیں اور اسی کی ہدایت کے ماتحت تمام قسم کے پودے اور درخت انسان کی خدمت کے لئے ضروری فرائض سر انجام دے رہے ہیں بھیڑ اور بھیڑیئے کی سرشت علیحدہ علیحدہ ہے بھیڑ کی پرورش گوشت پر نہیں ہو سکتی اور نہ ہی بھیڑیئے کو گہماں کھانے کی تعلیم دی جا سکتی ہے بھیڑ سے کتنے کی طرح پاسبانی کا کام نہیں لیا جا سکتا مرغی کو بطخ کی طرح ہانی پر تیرنا نہیں سکھایا جا سکتا مچھلیاں خشکی پر زندہ نہیں رکھی جا سکتیں اور کبوتوں پالنے میں نہیں پالے جا سکتے بیلوں سے گھوڑوں کی طرح

رسالہ کا کام نہیں لیا جا سکتا چیل و گدھ دونوں  
مردار کی تلاش میں آسمان پر پرواز کرتے ہیں لیکن  
ان میں باز کی طرح شکار مار کر کھانے کی جرأت  
نہیں میب کے درخت پر آم نہیں پیدا کشے جا سکتے  
اور نہ ہی کھجور کے درخت سے ناشپاتی حاصل کی  
جا سکتی ہے مرغی ہمارے لئے گوشت اور انڈا پیدا کر  
رہی ہے اور گائے دودھ وغیرہ پیدا کرتی ہے غرض اس  
کارخانہ عالم کا نظام اسلائے خیر و خوبی سے چل رہا  
ہے کہ اس کے خالق و موجود نے اس کے ہر طبقہ  
مخلوق کی فطرت کے اندر اسکی ہدایتیں کی تکمیل کے  
بارے میں ہدایت و دیعت کر دی ہے کون نہیں  
جانتا کہ موجود ہی اپنی پیدا کردہ مشین کے صحیح  
طور پر کام کرنے کے متعلق صحیح ہدایات جاری کر  
سکتا ہے اس وجہ سے کائنات کا یہ کارخالہ جو نہایت  
خیر و خوبی سے چل رہا ہے یہ بھی خالق السموات  
والارض اور موجود السموات و بدیع السموات کی ہدایت  
و دہنمائی سے ہی چل رہا ہے غرض یہ کارخانہ عالم  
ہمارے سامنے ایک بے نظیر اور حیرت انگیز عجائبات  
کا مجموعہ پیش کر رہا ہے - اس کے ہوتے ہوئے

ہم کس طرح سے اس کے موجود و خالق و متصرف ہونے کا انکار کر سکتے ہیں -

خدا تعالیٰ کی تلاش | علاوه ازین خدا تعالیٰ نے  
فطرت انسانی میں | ہماری فطرت میں اپنی تلاش

و طلب کا جذبہ پیدا کر رکھا ہے ۔ وہ کونسا انسان ہے جو نیکی سے محبت اور بدی سے نفرت نہیں کرتا اور وہ کونسا انسان ہے جو خدا پرست انسانوں کی محبت کو پسند نہیں کرتا اور وہ کونسا انسان ہے جو آفتون اور بلاؤں میں گھر کر بے اختیار آسمان کی طرف نہیں دیکھتا اور آسمان والے کی جناب میں رو رو کر مصیبہ دور کر دینے کے لئے یہ تابی کے ساتھ دعائیں نہیں کرتا جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَإِذَا مَسَ الْأَنْسَانُ الضَّرَ دُعَا إِلَى جَنَبِهِ  
 أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضَرَهُ  
 مَرَ كَانَ لَمْ يَدْعُ إِلَى ضَرِّهِ - (یونس ۱۲)

اور فرمایا ۔ هـوـالـذـى يـسـيـرـ کـمـ فـىـ الـبـرـ  
 وـالـجـرـ حـتـىـ اـذـا كـنـتـمـ فـىـ الـفـلـكـ وـ جـرـيـنـ بـھـمـ  
 بـرـيـحـ طـيـبـةـ وـ فـرـحـوا بـھـا جـاءـتـھـا رـاـيـحـ عـاـصـفـ

و جَاءَهُمْ السَّمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَسْكَانٍ وَ ظَنِبُوا إِنْهُمْ  
أَحَيْطُ بِهِمْ دُعُوا اللَّهُ مِنْ خَلْصَاهُنَّ لَهُ  
الَّذِينَ

ایک نوجوان یبوی کا دل جس کا نوجوان  
خاوند بستر مرگ پر مضطرب ہو ہے اختیار خدا  
کو اپنی حدد کے لئے ہکارتا ہے اور اسی طرح ایک  
سماں کی سامتا اپنے پیارے بچے کو مرتا ہوا دیکھ کر  
بلبلہ اٹھتی ہے اور جناب الہی میں اس کی زندگی کے  
بچانے کے لئے دھائی دیتی ہے ۔ اسی طرح جو لوگ  
سنگین قسم کے مقدمات میں پھنس جاتے ہیں ۔ ان  
کے اقربا یعنی حال ہو کر خدا تعالیٰ سے دعائیں  
مانگتے ہیں زلزلے سے ایک قوم کے دلوں پر  
خوف و هراس طاری ہو جاتا ہے اور وہ خدا کے  
سوائے کسی کو اس آفت سے بچا لینے کے قابل نہیں  
سمجھتی ہی وبا بھی ساری کی ساری بستی کی  
توجه جناب الہی کی طرف مبذول کر دیتی ہے  
سمندر میں جب کوئی جہاز موجود کے تلاطم کا  
شکار بن جاتا ہے تو اہل جہاز یقین کر اٹھتے ہیں  
کہ خدا تعالیٰ کے کرم و فضل ہی سے وہ بچ سکتے  
ہیں ۔ کاشتکار کو بھی یقین ہو جانا ہے کہ میری

کیہیتی اور میرا باغ ہر قدم ہر خدا تعالیٰ کی حفاظت کے محتاج ہیں - کبھی طوفان باد و باران اس کو اجڑ دیتے ہیں اور کبھی طرح طرح کے کیڑے اور بیماریاں ان کو تباہ و بریاد کر دیتی ہیں - یہ امور اور یہ حقائق و مشاهدات ہر وقت کسان کو کو اپنی بے بسی اور خدا تعالیٰ کی لا انتہا قدرت کا یقین دلاتے رہتے ہیں -

مصیبت زده کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -  
 دعاؤں کی قبولیت و اذا سالک عبادی عنی  
 فانی قریب اجیب دعوہ  
جناب الہی ہیں  
الداع اذا دعا -

میرے بندے میرے متعلق سوال کرتے ہیں میں تو ان کے قریب ہی ہوں جب وہ میرے حضور میں کسی مصیبت کے دور کرنے یا کسی مراد کے حاصل کرنے کے لئے دست بدعا ہوتے ہوں تو ان کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہوں -

کائنات کی ہر چیز مختصر یہ کہ کائنات کی ہر چیز خدا نما ہے اور انسان کی اور انسانی فطرت فطرت میں بھی خدا تعالیٰ کی ہستی باری تعالیٰ کی شاهد ہے -

گیا ہے - ان دونوں حقیقتوں کے متعلق جنکی تفصیلات اوپر بیان ہو چکی ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے -

سـنـرـيـهـم آـيـاتـنـا فـى الـأـفـاق و فـى  
انـفـسـهـم -

یعنی ہم اپنی قدرت کے وہ نشانات جو آفاق عالم میں ہیں اور جو خود انسانوں کی جیلتون میں ہیں ان کو مشاهدات میں لاتے ہیں۔ یعنی کائنات کبریٰ اور کائنات صغیری دونوں نہایت فصاحت و وضاحت کے سالقہ خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کو براؤ کاٹ کر رہی ہیں۔

---